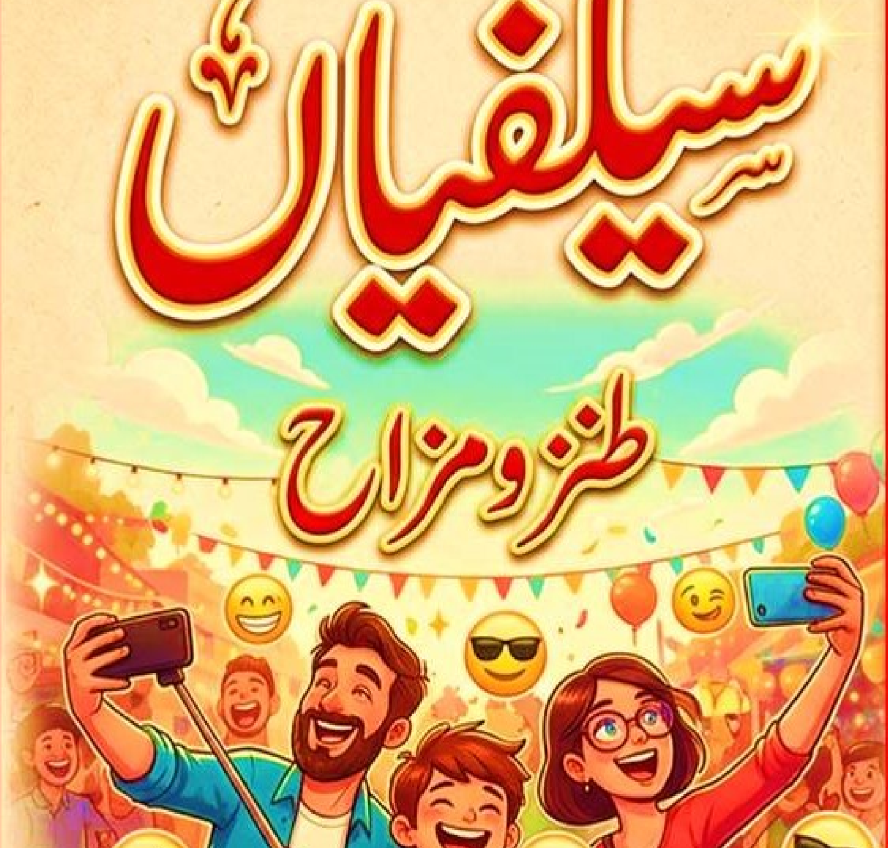
سیلفیاں
طنز و مزاح
ہاشم علی خان ہمدم

سیلفیاں

طنز و مزاح

بائیسواں مجموعہ کلام

ہاشم علی خان ہمدم

مکتبہ ارمغانِ ابتسام، اسلام آباد

https://archive.org/details/@nzkiani

nzkiani@gmail,com

تعارف

نام : ہاشم علی خان ہمدؔم

تاریخ پیدائش : ۷؍جولائی ۱۹۷۳ء

تعلیم : ایم اے اردو، ایم اے انگریزی، بی ایڈ (پنجاب یونی ورسٹی لاہور)

جائے پیدائش : خودہ تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک

پیشہ : درس وتدریس

سرکاری ملازمت : اسسٹنٹ پروفیسر (اردو) ایف جی ڈگری کالج واہ کینٹ

ادبی خدمات : بانی و منتظم موج غزل ادبی فورم (فیس بک)

اصناف سخن : حمد، نعت، غزل، نظم، سلام، منقبت، طنز و مزاح

تصانیف : ۱۔موجِ کرم (حمد و نعت)

۲۔پانچواں موسم (غزلیات)

۳۔آئنہ سچ بولتا ہے (غزلیات)

۴۔موج غزل (طرحی غزلیات)

۵۔محبت کی زباں (طرحی غزلیات)

۶۔دھوپ کی دیوار (طرحی غزلیات)

۷۔چراغِ فکر (طرحی غزلیات)

۸۔جہانِ خواب (طرحی غزلیات)

۹۔چشم تماشا (طرحی غزلیات)

۱۰۔سراب سے آگے (طرحی غزلیات)

۱۱۔تیسرے کنارے پر (طرحی غزلیات)

۱۲۔آدھا سفر (طرحی غزلیات)

۱۳۔نمودِ سحر (طرحی غزلیات)

۱۴۔آخری چراغ (غزلیات)

۱۵۔چراغ حرف (غزلیات)

۱۶۔سبیل کرم (نعتیہ مجموعہ)

۱۷۔غزل پوش (غزلیات)

۱۸۔دم (منتخب دیوان)

۱۹۔طیبہء جاں (نعت کے 63 رنگ)

۲۰۔خواب سراب (نظمیں)

۲۱۔روشنی کے پھول (سلام ومناقب)

زیر طبع : ۲۲۔سیلفیاں (طنز ومزاح) ۲۳۔جبل متین (نعتیہ مجموعہ)

۲۴۔خوش تاب (غزلیات) ۲۵۔الرجی (طنز ومزاح)

۲۶۔سفید چاند (ملی نظمیں) ۲۷۔حمدیہ کلام

پتہ : خودہ ،تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک

فون نمبر : 0311-5509555

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں

کتاب : سیلفیاں

شاعر : ہاشم علی خان ہمدم

پتہ : خودہ تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک

ای میل : itshamdam@gmail.com

فون نمبر : 03115509555

صفحات: 194

برقی اشاعت (اشاعت اول): 2026ء

قیمت : 1000روپے

پبلشر : مکتبہء ارمغان ابتسام، اسلام آباد

پرنٹر : ابوموسیٰ پرنٹرز، لاہور

ڈاؤن لوڈ لنک: archive.org/details/selfian

انتساب

سیلفیاں

مسکراہٹیں تقسیم کرنے والوں

کے نام

سیلفیاں روز بناتے ہو غضب کرتے ہو
اور پھر سب کو دکھاتے ہو غضب کرتے ہو

فہرست

1 پیش رس 15

2 غزلیات 21

سیلفیاں روز بناتے ہو غضب کرتے ہو
اور پھر سب کو دکھاتے ہو غضب کرتے ہو

3 ۞ 24

میں اپنی وال پر پکچر پرانی لے کے آیا ہوں
پرانا فیس بکیا ہوں ، جوانی لے کے آیا ہوں

4 ۞ 26

کیا حقیقی خوبیاں شوہر میں ہوں
جب مجازی بیویاں دفتر میں ہوں

5 ۞ 28

سیلفیاں چور کے انداز میں فلمانے کا
شکریہ ! آپ کا یوں ساتھ نظر آنے کا

6 ۞ 30

روشنی کا ہے مسئلہ تا حال
جل رہا ہے وہی دیا تا حال

7 ۞ 32

کیوں کر جواب دے گا مخولی خطاب کا
میں منتظر ہوں آج بھی اس کے جواب کا

8 ۞ 34

نہ روٹی یاد رہتی ہے نہ کھانے یاد رہتے ہیں
سبھی اہل سیاست کو خزانے یاد رہتے ہیں

9 ۞ 36

راز کھلتے ہیں کہاں ہم پہ پری خانوں کے
ہم تو بندے ہیں سیاست کے نہ ایوانوں کے

10 ۞ 38

سیلفیاں کھینچ کے یوں سب کو دکھانا تیرا
مار ڈالے نہ تجھے شوق یگانہ تیرا

11 ۞ 41

آنکھ لگتی ہے لال بکرے کی
ڈینجرس ہے یہ چال بکرے کی

12 ۞ 43

حرف سادہ کیا کروں رنگین میٹھی عید پر
ہے پکوڑوں سے زباں نمکین میٹھی عید پر

13 ۞ 47

سرِ موج غزل ہے جو ہماری عید کا بکرا
وہی کار سیاست میں رہا کھوٹا کھرا بکرا

14 ۞ 50

نگر نگر کے پرندوں کا آشیانہ ہے
یہ فیس بک کا زمانہ عجب زمانہ ہے

15 ۞ 53

تاریخ کا حصہ ہیں وہ سلطان وغیرہ
ہیرو ہیں مرے دیس کے اب شان وغیرہ

16 ۞ 56

اس کو بھی ''سولہوائے'' کئی سال ہو گئے
مجھ کو بھی ''سٹھیائے'' کئی سال ہوگئے

17 ۞ 59

تصویر دیکھ ، خواب کے پیکر میں پڑ گیا
اے دل تو کس فلرٹ کے چکر میں پڑ گیا

18 ۞ 62

تیرا میرا ممکن ہی نہ تھا میل یقیناً
اپنوں نے ہی کھیلا ہے کوئی کھیل یقیناً

19 ۞ 66

منڈی سے خریدا ہے چمکتا ہوا بکرا
ہر چشم خریدار میں اٹکا ہوا بکرا

20 ۞ 70

دال دلیا کمال ہے مرشد
تھوڑا اوپر کا مال ہے مرشد

21 ۞ 73

فاعلاتن فاعلاتن گنگنانے کے لیے
ہے زمیں اچھی عروضی ہل چلانے کے لیے

22 ۞ 75

آنکھ ماری کہ محبت سے پکارا مجھ کو
ہائے ! اس شوخ نے کس وار سے مارا مجھ کو

23 ۞ 77

چڑھا کر چاند، پھر ٹوٹا ستارا اب بھی کرتے ہیں
بٹھاتے ہیں جسے سر پر، اتارا اب بھی کرتے ہیں

24 ۞ 79

میڈ یا لو جی ، ٹا کیا لو جی
ہے سیاست کی ٹر مینا لو جی

25 ۞ 81

پیاری پیاری سیلفیاں
ہائے ! تیری سیلفیاں

26 ۞ 85

گونگی بہری سیلفیاں
خاموشی کی سیلفیاں

27 باپ اور بیٹے (نظم) 88

باپ نے کر دیا ہے سب کو چت
پھر کنوارے سے رہ گئے بیٹے

28 اساتذہ کے نام (نظم) 89

اے استادو ! پڑھانے کے لیے تیار ہو جاؤ
اٹھو ! اسکول جانے کے لیے تیار ہو جاؤ

29 درخواست برائے ملازمت (نظم) 92

بڑے ادب سے گزارش ہے، میری عرض سنیں
میں اپنے کام سے اپنا ہنر دکھا دوں گا

30	عصری المیہ (نظم)	93

مجرم کو ضمانت ملتی ہے
مغرور کو عزت ملتی ہے

31	قصیدہ در مدح نظام انصاف	95

انصاف کے نظام کی حالت کو صد سلام
عزت مآب! حسنِ عدالت کو صد سلام

32	قطعات	97
33	مفردات	188

پیش رس

خود کو یوں منوا لیا اے آئی سے
میں نے سب کچھ پا لیا اے آئی سے
طنز یوں کروا لیا ہے مزاح میں
پیش رس لکھوا لیا اے آئی سے

اللہ کے پاک نام سے حرفِ آغاز ہے کہ کوئی کتاب پڑھنے سے پہلے اس کا پیش لفظ پڑھتا ہے، اور کوئی پیش لفظ چھوڑ کر سیدھا اصل متن پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ آپ اگر ان دوسرے لوگوں میں سے ہیں تو آپ کو مبارک ہو، کیونکہ آپ نے وقت بچا لیا۔ اور اگر آپ ان پہلے لوگوں میں سے ہیں جو دیباچے کو بھی ادب کا درجہ دیتے ہیں، تو جناب، آپ کے صبر کو سلام۔ کیونکہ جو کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے اس کا نام ہی "سیلفیاں" ہے۔ یعنی وہ کتاب جس کے ہر صفحے پر آپ کو خود، آپ کا پڑوسی، آپ کا عزیز، آپ کا وہ دوست جو ہر جگہ کیمرہ لے کر پہنچ جاتا ہے، اور وہ رشتہ دار جو شادی میں پلیٹ ہاتھ میں پکڑ کر بھی پوز بنانا نہیں بھولتا، سب نظر آئیں گے۔

طنز و مزاح ادب کا وہ نمک ہے جو کھانے کو لذیذ بناتا ہے۔ اردو ادب میں طنز و مزاح کی روایت کوئی نئی بات نہیں۔ میر انیس کے مرثیے کے بعد اگر کوئی فوراً غالب کا یہ شعر پڑھ دے کہ

ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں اور

تو یہ بھی ایک قسم کا لطیف طنز ہی ہے۔ ادبی تعریف کے اعتبار سے دیکھا جائے تو طنز وہ تیر ہے جو مسکراتے ہوئے چلتا ہے۔ یہ اصلاح کا وہ طریقہ ہے جس میں لہجہ نرم ہوتا ہے، لیکن نشانہ بالکل

سیدھا۔طنز کا کام ہے معاشرے کے عیبوں کو آئینہ دکھانا،مگر وہ آئینہ ایسا ہو کہ دیکھنے والا پہلے ہنسے، پھر سوچے،اور آخر میں اپنا گریبان جھانکے۔جبکہ مزاح وہ شگفتگی ہے جو زندگی کے بوجھ کو ہلکا کر دیتی ہے۔مزاح بغیر کسی غصے،بغیر کسی ذاتی عناد کے،صرف لفظوں کے کرتب سے انسان کے چہرے پر مسکراہٹ لے آتا ہے۔فرق صرف اتنا ہے کہ طنز میں چبھن ہوتی ہے اور مزاح میں چاشنی۔

اردو میں پطرس بخاری،شوکت تھانوی،مشتاق احمد یوسفی،ابنِ انشاء اور ضمیر جعفری جیسے نام اس بات کے گواہ ہیں کہ ہمارا ادب سنجیدگی کے ساتھ سنجیدہ نہ ہونے کا ہنر بھی خوب جانتا ہے۔یوسفی صاحب نے کہا تھا کہ ”مزاح وہ ہے جو رلا کر ہنسائے اور ہنسا کر رلائے“۔بس یہی فلسفہ میرے طنز و مزاح کی بنیاد ہے۔

ہمارا دور بہت پرشور اور ہنگامہ خیز ہے۔سیاسی اور سماجی جبر،مہنگائی،ٹریفک رش، بے روزگاری ،تنہائی،لوڈ شیڈنگ،اور اب ”لوڈ وائی فائی“ بھی ہے۔ان سماجی ہنگاموں کے بیچ اگر انسان رونا شروع کر دے تو آنسو خشک ہو جائیں گے۔اس لیے بہتر یہ ہے کہ ہم ان مسائل کو ہلکے پھلکے، شگفتہ انداز میں بیان کریں۔طنز بے ہوشی کے بغیر معاشرے کی سرجری ہے اور مزاح وہ دوا ہے جو کڑوی نہیں لگتی۔

ایک صحت مند معاشرہ وہ ہے جہاں تنقید ہو سکے،اور وہ تنقید برداشت بھی کی جا سکے۔تنقید قابلِ برداشت بنانے کا سب سے آسان نسخہ یہ ہے کہ اسے علامتی چٹکلوں میں لپیٹ کر پیش کر دیا جائے۔

لغت میں سیلفی اس تصویر کو کہتے ہیں جو انسان خود اپنے موبائل سے، اپنا بازو لمبا کر کے، یا سیلفی اسٹک کے سہارے کھینچتا ہے۔لیکن ادب کی زبان میں سیلفی کی تعریف کچھ یوں بنتی ہے:”وہ

بصری اعتراف نامہ جس میں انسان دنیا کو یہ بتاتا ہے کہ دیکھو، میں یہاں تھا، میں ایسا لگ رہا تھا، اور مجھے خود سے بہت محبت تھی“۔ سیلفی دراصل ”خود پسندی“ کا سب سے جدید اور فلٹر شدہ ورژن ہے۔ پہلے زمانے میں لوگ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو دیکھ کر خوش ہو لیتے تھے۔ اب آئینہ بھی موبائل کے اندر سما گیا ہے، اور اس میں ”بیوٹی موڈ“ بھی موجود ہے۔ اب ہم صرف خود کو نہیں دیکھتے، ہم خود کو بہتر، گورا، دبلا اور ہموار ورژن میں دیکھتے ہیں۔

سیلفی خودنمائی کی وہ قسم ہے جس کے لیے اسٹیج، مائیک یا سامعین کی ضرورت نہیں۔ صرف ایک انگوٹھا کافی ہے۔ پوسٹ کا بٹن دباتے ہی انسان مشہور ہو جاتا ہے۔ کم از کم اپنے فالوورز کی نظر میں۔ اور یہیں سے نمود و نمائش شروع ہوتی ہے۔ نئی چائے کی پیالی کے ساتھ سیلفی، نئی گاڑی کے اسٹیئرنگ کے ساتھ سیلفی، جم میں پسینے کے ساتھ سیلفی، اور ہسپتال کے بیڈ پر ڈرپ کے ساتھ بھی سیلفی۔ مقصد صرف ایک: یہ ثابت کرنا کہ میری زندگی بھی کوئی زندگی ہے۔

سب سے دلچسپ بات ریاکاری کی ہے۔ ہم وہ کھانا نہیں کھاتے جو مزے کا ہو، ہم وہ کھانا کھاتے ہیں جو تصویر میں اچھا لگے۔ ہم وہاں نہیں جاتے جہاں سکون ہو، ہم وہاں جاتے ہیں جہاں بیک گراؤنڈ اچھا ہو۔ ہم جی نہیں رہے ہوتے، ہم جینے کا کنٹینٹ بنا رہے ہوتے ہیں۔ اور پھر خود ہی اس کنٹینٹ کو لائک کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ طنزیہ پیرائے میں کہا جائے تو سیلفی انسان اور اس کے موبائل کے درمیان ہونے والی وہ محبت کی شادی ہے جس میں دنیا مہمان ہے۔

مزاحیہ اور شگفتہ شاعری کی وجہ بہت سادہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ جب ہم سنجیدگی سے مسائل پر بات کرتے ہیں تو لوگ کان بند کر لیتے ہیں۔ اور جب ہم انہی مسائل کو شعر، شگفتگی اور ہلکے پھلکے انداز میں بیان کرتے ہیں تو لوگ پہلے قہقہ لگاتے ہیں، پھر رکتے ہیں، اور پھر کہتے ہیں یار یہ تو

ہماری ہی بات ہو رہی ہے۔

میں شاعر ہوں، مصلح نہیں۔ میرا کام فتوے دینا نہیں، فقرے کسنا ہے۔ میرا کام زخموں پر نمک چھڑکنا نہیں، زخموں پر مرہم کے ساتھ ایک لطیفہ رکھ دینا ہے تاکہ درد کا احساس کم ہو جائے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ معاشرتی مسائل کو اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے، کسی کی دل آزاری کیے بغیر، صرف کرداروں اور عادات کو نشانہ بنایا جائے۔ کیونکہ ہنسنا ہر کسی کا حق ہے، اور سوچنا ہر سمجھ دار کا فرض۔ میرے خیال میں مسکراہٹ: سب سے سستا اور سب سے قیمتی سماجی رویہ ہے۔ آج کے دور میں جہاں ہر شخص دباؤ میں ہے، وہاں مسکراہٹ تقسیم کرنا ایک انقلابی عمل ہے۔

سوچیں، اگر آپ سڑک پر جاتے ہوئے کسی اجنبی کو مسکرا کر دیکھ لیں تو کیا ہوگا؟ کچھ نہیں ہوگا۔ نہ آپ کا پیسہ کم ہوگا، نہ اس کا۔ لیکن اس ایک لمحے میں دنیا تھوڑی بہتر ہو جائے گی۔ ادب کا اصل کام بھی یہی ہے۔ وہ انسان کو انسان سے جوڑے۔ وہ نفرت کے بجائے قربت پیدا کرے۔ اور طنز و مزاح یہ کام سب سے بہتر کرتا ہے، کیونکہ ہنسی کی کوئی زبان نہیں ہوتی۔ ایک پنجابی، ایک پٹھان، ایک سندھی اور ایک اردو بولنے والا، سب ایک ہی لطیفے پر ہنس سکتے ہیں۔ اس لیے میں اس عمل کو ایک مثبت سماجی رویہ قرار دیتا ہوں۔ کتاب پڑھ کر اگر آپ کے چہرے پر ایک سچی مسکراہٹ آ گئی، تو سمجھیں میری محنت وصول ہو گئی۔ اگر آپ نے کتاب بند کر کے اپنے بچے کو، اپنے شریکِ حیات کو، یا اپنے بوڑھے والدین کو وہ شعر سنا کر ہنسا دیا، تو سمجھیں یہ کتاب کامیاب ہو گئی۔

"سیلفیاں" کا بنیادی موضوع ہمارا آج ہے۔ ہمارا آج جو فلٹر لگا کر جیتا ہے۔ ہمارا آج جو ہر بات کو اسٹوری میں ڈال دیتا ہے۔ ہمارا آج جو ہر رشتے کو ٹریڈنگ سمجھتا ہے۔

میرا مزاح کوئی فلسفیانہ بحث نہیں۔اس کی غرض صرف اتنی ہے کہ آپ آئینے کے سامنے کھڑے ہوں۔لیکن یہ آئینہ شیشے کا نہیں ،لفظوں کا ہے۔اور یہ آئنہ آپ کو بدصورت نہیں دکھائے گا، یہ آپ کو آپ جیسا دکھائے گا۔ذرا طنزیہ انداز میں،ذرا مسکراہٹ کے ساتھ۔

فیس بک پر ہفتہ وار طرحی وغیرطرحی مشاعروں میں سنجیدہ کلام کے ساتھ ساتھ طنزومزاح پر مشتمل کلام بھی کہا جاتا ہے۔مجھے خوشی ہے کہ ان مشاعروں میں مجھے خوب صورت مزاح نگار شعرا کا ساتھ میسر رہا جن میں نوید ظفر کیانی ،روبینہ شاہین بینا، ڈاکٹرعزیزفیصل اورعرفان قادر مرحوم کے کلام نے بہت متاثر کیا۔ان احباب کی معیت میں مزاحیہ کلام لکھنے کا شرف حاصل ہوا۔اس کتاب میں شامل زیادہ کلام ایسے ہی مشاعروں میں کہا گیا ہے۔مزاحیہ غزلیات کے ساتھ ساتھ قطعات کی زیادہ تعداد فیس بک پر دوستوں کی پوسٹس پر فی البدیہہ کمنٹس کی صورت میں تخلیق ہوئی۔محمد عارف،ندیم آزر،شہباز چوہان،نوید صدیقی اور کئی بزرگ مزاح نگار میرے حلقہء احباب میں شامل ہیں۔خالد عرفان،مرلی چوہان،خالد مسعود،سلمان گیلانی،انورمسعود،زاہد فخری،عبدالحکیم ناصف اورڈاکٹرانعام الحق جاوید جیسے معتبر مزاح نگاروں نے مزاح نگاری میں نام پیدا کیا ہے۔گذشتہ عشرے میں سماجی اور سیاسی مسائل نے ہر اہل وطن کو متاثر کیا۔عصری موضوعات پر فی البدیہہ ردعمل طنزیہ شاعری کا موضوع رہا ہے۔مجھے خوشی ہے کہ میں نے اپنی بساط کے مطابق اپنے دائرہ کار میں حق گوئی کا حق طنزومزاح میں شگفتہ کلامی سے ادا کرنے کی جسارت کی ہے جس پر مجھے یک گونہ طمانیت ہے۔سیاسی اور نیم سیاسی موضوعات پر بے باک اظہار کی فضا جبر آلود ہونے کے باوجود شگفتگی نے مجھے لب کشائی میں آسانیاں عطا کی ہیں۔اس کاوش میں کہیں کہیں مزاح اوراعتدال کا دامن بہت مشکل سے تھاما ہے۔لیکن مجھے امید ہے کہ سنجیدہ مسائل پہ شگفتہ کلامی رائگاں نہیں جائے گی۔میرے نزدیک کسی رنجیدہ اوردکھی

دل انسان کو خوش کرنا عبادت ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ

شاعر کا فرض تھا، سو نبھایا ہے دوستو
شعروں سے بھی ثواب کمایا ہے دوستو
مظلوم اور غریب کا دکھ جانتا ہوں میں
شادی شدہ کو میں نے ہنسایا ہے دوستو

زیرِ نظر شعری مجموعہ میرا بائیسواں مجموعۂ کلام ہے جس کا پہلا ایڈیشن برقی صورت میں آن لائن شائع ہو رہا ہے جس کا اہتمام نوید ظفر کیانی نے کیا ہے۔ مجھے ان کی دوستی پر فخر ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہم سب کو قدم قدم سرسبز و شاداب اور بامراد رکھے۔ آمین

ہاشم علی خان ہمدم
یکم جولائی ۲۰۲۶ء

سیلفیاں روز بناتے ہو غضب کرتے ہو
اور پھر سب کو دکھاتے ہو غضب کرتے ہو

کیمرہ رکھتے ہو فوکس مرے پس منظر پر
بس مجھے آنکھ دکھاتے ہو غضب کرتے ہو

یہ ولیمہ نہیں چہلم کی دعا ہے صاحب!
اس قدر شوق سے کھاتے ہو غضب کرتے ہو

رات بھر شہر میں بجلی نہیں ہوتی پھر بھی
بتیاں گھر کی بجھاتے ہو غضب کرتے ہو

ڈھول ڈھپا تو محبت میں کسی کا حق ہے
ناز بیگم کے اٹھاتے ہو غضب کرتے ہو

چھیڑ بیٹھے ہو پڑوسن کو تو بھگتو بچو
جان کیوں اپنی چھڑاتے ہو غضب کرتے ہو

سب کو چوزے کی طرح قید رکھا ہے جس نے
اس کو چوہے سے ڈراتے ہو غضب کرتے ہو

دوستی غیر سے رکھتے ہو بتاتے بھی نہیں
بے وقوف ہم کو بناتے ہو غضب کرتے ہو

اتنے ممنون سے بیٹھے ہو سر محفل تم
بات سنتے نہ سناتے ہو غضب کرتے ہو

ایک بھی رول پہ جب خود ہی نہیں چل سکتے
اتنے قانون بناتے ہو غضب کرتے ہو

ایک دو تین نہیں چار سے آگے بڑھ کر
پنچ غزلہ بھی سناتے ہو غضب کرتے ہو

طالب علم ہو، طوطا ہو، طوائف ہو کہ تم
ماموں سب کو ہی بناتے ہو غضب کرتے ہو

کتنے لوگوں کو بلایا ہے ٹھرک میں تم نے
مجھ کو میرٹ پہ بلاتے ہو غضب کرتے ہو

بھاگنے لگتے ہیں بچے بھی غزل سے ڈر کر
بے سری ٹون میں گاتے ہو غضب کرتے ہو

زن مریدی پہ تو دیتے ہو بہت لیکچر تم
تم بھی اس زمرے میں آتے ہو غضب کرتے ہو

نیوز چینل پہ حسینوں کو بلا کر ہمدم
میڈیا وار کراتے ہو غضب کرتے ہو

میں اپنی وال پر پکچر پرانی لے کے آیا ہوں
پرانا فیس بکیا ہوں ، جوانی لے کے آیا ہوں

اگرچہ بیویاں دو اور بھی ہیں گھر چلانے کو
مگر جو راج کرتی ہے وہ رانی لے کے آیا ہوں

پکڑ لی نان نفقے میں مرے سسرال نے پنشن
لٹا کے جمع پونجی سب زنانی لے کے آیا ہوں

مجھے پشتو نہیں آتی ، اسے اردو نہیں آتی
سو میں بھی عقدِ ثانی میں پٹھانی لے کے آیا ہوں

پیئیں گے آج میلے میں یہی دیدار کا شربت
وہ چینی لے کے آئی ہے، میں پانی لے کے آیا ہوں

مجھے امید ہے قسطوں میں گاڑی بن ہی جائے گی
ابھی کچھ کیل پرزے اور کمانی لے کے آیا ہوں

مجھے وٹس ایپ نمبر چاہیے چنچل حسینہ کا
سو میسنجر سٹیٹس پر کہانی لے کے آیا ہوں

مری اوقات سے باہر ہیں تازہ بھنڈیاں ہمدم
یہ سبزی تو نہیں گھر میں گرانی لے کے آیا ہوں

کیا حقیقی خوبیاں شوہر میں ہوں
جب مجازی بیویاں دفتر میں ہوں

کیوں نہ مسٹر پیار کے چکر میں ہوں
لڑکیاں جب دل کے پس منظر میں ہوں

شیر جیسی پھرتیاں گیدڑ میں ہوں
خوبیاں ایسی مرے لیڈر میں ہوں

یوں میاں کی ظاہری صورت نہ دیکھ
مے بی (May be) اس کے بال گنجے سر میں ہوں

نیسلے کا ملک ہے پہلی غذا
کیا وٹامن پیار کے فیڈر میں ہوں

کہہ رہا تھا ایک مجنوں خواب میں
اس طرح کی بیویاں گھر گھر میں ہوں

فیس بک پر عام ہے وہ اس لیے
رابطے کچھ خاص میسنجر میں ہوں

عقدِ ثانی کے لیے درکار ہے
سب ادائیں مہ جبیں اختر میں ہوں

کون جائے گا سمندر دیکھنے
بجلیاں جب کاغذی پیکر میں ہوں

جل پری کو دیکھنے کے واسطے
خوبیاں کچھ خاص دیدہ ور میں ہوں

بات سچی ہو مگر کوٹڈ بھی ہو
تلخیاں ہمدم سبھی شوگر میں ہوں

سیلفیاں چور کے انداز میں فلمانے کا
شکریہ ! آپ کا یوں ساتھ نظر آنے کا

ڈیوٹیاں خوب نبھاتا ہے بڑی بیگم کی
نیک شوہر بھی سپاہی ہے کسی تھانے کا

دال کھانے سے طبیعت میں گرانی سی ہے
آج پھر موڈ ہے پی سی میں ڈنر کھانے کا

خوب پردہ ہے کہ ہاتھوں کو چھپا رکھا ہے
جینز پہ جچتا ہے فیشن ترے دستانے کا

شاپ کیپر نے جو شوکیس میں لا رکھا ہے
وہ سٹیچو ہے مرے دل کے صنم خانے کا

جا بجا شہر میں قائم ہیں سموکنگ سنٹر
یہ نیا دور ہے شیشے کو بھی چلمانے کا

جس کو تم خاص تغافل کی ادا کہتے ہو
وہ تو انداز ہے گل خان کے شرمانے کا

یہ تری آخری ٹکر ہے گلی کے بکرے
عید کا دن ہے تجھے پیٹ میں ڈکرانے کا

روشنی کا ہے مسئلہ تا حال
جل رہا ہے وہی دیا تا حال

جسم کے بیٹھے ہیں متشاعر لوگ
"چل رہا ہے مشاعرہ تا حال"

شعر ہی سے ہے دردِ دل کا علاج
ڈاکٹر کا ہے مشورہ تا حال

زندگی پر جمود طاری ہے
جیسے شادی ہے سانحہ تا حال

دل ابھی تک ٹوٹ کر نہ سکا
فیس بک پر ہے گھونسلہ تا حال

تین بچوں کے ساتھ اچھا ہے
پہلی شادی کا فیصلہ تا حال

چونکہ کھانا میں خود پکاتا ہوں
اچھا لگتا ہے ذائقہ تا حال

کیوں کر جواب دے گا مخولی خطاب کا
میں منتظر ہوں آج بھی اس کے جواب کا

کچھ تو خیالِ خاطرِ شوہر بھی چاہیے
بگڑا ہے موڈ کیوں ؟ مرے عالی جناب کا؟

آنے لگی ہیں یاد پرانی شرارتیں
کھلنے لگا ورق مرے دل کی کتاب کا

اک مینڈکی کو بیر تھا مینڈک سے اس طرح
تالاب میں ملا دیا مٹکا شراب کا

تنقید کر رہا تھا جو علمِ عروض پر
اردو میں دے رہا تھا وہ پرچہ حساب کا

انگلینڈ جا کے فلم میں انگریز بن گیا
گویا غلام خان تھا بچہ نواب کا

دھرنے کے آس پاس ہی منڈلا رہا تھا میں
کھینچے ہوئے تھا مجھ کو بھی میلہ شباب کا

بجلی تو میرے گاؤں میں آئی نہیں کبھی
لیکن جو بل ملا ہے وہ ہے کس عذاب کا؟

جی چاہتا ہے گوشت میں ہڈی کو دیکھ کر
ٹوکہ اٹھا کے بھاگ لوں میں بھی قصاب کا

جھپکی نہیں ہے آنکھ بھی ٹی وی کے سامنے
اصلی بنا دیا گیا منظر سراب کا

نہ روٹی یاد رہتی ہے نہ کھانے یاد رہتے ہیں
سبھی اہل سیاست کو خزانے یاد رہتے ہیں

اسے دھڑکا لگا رہتا ہے بیوی کی عدالت کا
کہ جیسے چوہدری صاحب کو تھانے یاد رہتے ہیں

لگی ہے فکر روٹی کی عجب فنکار لوگوں کو
ترنم یاد رہتا ہے نہ گانے یاد رہتے ہیں

سنا ہے اس کو مشکل میں بھی نانی یاد آتی ہے
نہ دادے یاد رہتے ہیں نہ نانے یاد رہتے ہیں

سجیلی پونیاں باندھے ، سنہری بالیاں پہنے
جو دیکھیں ''برگری بچے'' زنانے یاد رہتے ہیں

مہینوں میں ہوئی باتیں جواب سیکنڈ میں ہوتی ہیں
کہاں ان فیس بکیوں کو زمانے یاد رہتے ہیں

کہانی میڈیا پر ہے وہ جن کے ہر سکینڈل کی
انہیں کے دم سے منٹو کے فسانے یاد رہتے ہیں

پلاٹوں اور پلازوں میں پھنسی رہتی ہے جاں ان کی
" کہاں غربت کے سبب کو دن پرانے یاد رہتے ہیں "

انہیں کب یاد رہتی ہے عوامی زندگی ہمدم
انہیں تو پائے پھجے کے ہی کھانے یاد رہتے ہیں

راز کھلتے ہیں کہاں ہم پہ پری خانوں کے
ہم تو بندے ہیں سیاست کے نہ ایوانوں کے

اپنی دستار اتاریں بھی تو کس کو سونپیں
سر ہی گنجے ہیں مرے عہد میں سلطانوں کے

جو کھلا دے اسے جینے کی دعا دیتے ہیں
وہ بھی شوقین ہیں چپائے کی طرح کھانوں کے

پاپ میوزک میں سناتے ہیں زنانہ چیخیں
یوں بدلتے ہیں وہ انداز بھی دوگانوں کے

دیکھنا سننا یہاں سب کا ہے گونگوں جیسا
کان بہروں نے لگا رکھے ہیں عجب کانوں کے

شوخ ساقی نے سیاہ لینس لگا رکھے تھے
کس کی آنکھوں سے پتے پوچھتے مے خانوں کے

کم سے کم خون کا سودا نہیں کرتے صاحب !
کام انساں سے تو اچھے ہیں نا حیوانوں کے

مست رہتے ہیں بھرے شہر میں شیشہ پی کر
برگری ناز ہیں اس دور میں دیوانوں کے

کوک پیتے ہیں لنڈھاتے ہیں ڈیو کی بوتل
بڑھ گئے دام جو ساقی ترے پیمانوں کے

میں بھی تو اپنے علاقے کا ملک ہوں ہمدم
ووٹ کیوں پڑتے نہیں ہیں مجھے اعوانوں کے

سیلفیاں کھینچ کے یوں سب کو دکھانا تیرا
مار ڈالے نہ تجھے شوق یگانہ تیرا

تو نے لوٹی ہوئی دولت کو چھپا رکھا ہے
ہے کوئی ڈھونڈ کے لائے جو خزانہ تیرا

میں نے پھر ووٹ گنوانے کی سزا پائی ہے
بھول سکتا ہے کہاں مجھ کو زمانہ تیرا

تیرا یہ مال زمانے سے کہاں چھپتا ہے
میڈیا سب کو دکھاتا ہے فسانہ تیرا

گولی گر آنکھ میں لگ جاتی تو اچھا ہوتا؟
کتنا اوچھا ہے مرے یار نشانہ تیرا

پاک دھرتی ترے نوٹوں پہ مری جاتی ہے
قوم گاتی ہے مگر پھر بھی ترانہ تیرا

تجھ کو تحفے میں جو دیتا ہے کروڑوں ڈالر
پسرِ اصغر ہے میاں کتنا سیانا تیرا

رانگ نمبر تھا یا مس کال کسی نے دی ہے
کتنا اچھا ہے مری جان بہانہ تیرا

میرے ممنون تجھے کیسے ہنسائے کوئی؟
باچھیں کھلتی ہیں نہ کھلتا ہے دہانہ تیرا

مجھ کو برگر نہ سموسے کی طلب ہے لیکن
آج کھانا ہے ترے ساتھ یہ کھانا تیرا

میں تو جلسے میں یہی سننے چلا آتا ہوں
تیری تقریر سے اچھا ہے یہ گانا تیرا

ڈھونڈ لیتا ہوں ترے خاص کمنٹ سے تجھ کو
ہر حسینہ کا سٹیٹس ہے ٹھکانہ تیرا

کون کہتا ہے سیاست میں تو مر جائے گا
دیکھ مدت سے یہاں زندہ ہے نانا تیرا

تو نے رستے میں ہی دھرنے کو سبوتاژ کیا
”ایسے آنے سے تو بہتر تھا نہ آنا تیرا“

خوش مزاجی کا زمانہ نہیں بدلا ہمدم
ہر زمانے کو میسر ہے زمانہ تیرا

آنکھ لگتی ہے لال بکرے کی
ڈینجرس ہے یہ چال بکرے کی

یہ کمنٹ تھا کسی سٹیٹس پر
ہائے ! سیلفی ! کمال بکرے کی

مجھ کو گھورا ہے ایک بکری نے
لے رہا ہوں میں ڈھال بکرے کی

فون پر یہ کلام کیا ہے
سن رہا ہوں میں کال بکرے کی

عید کے دن فریز ہونا ہے
ہے طبیعت نڈھال بکرے کی

لیڈیوں نے پسند کی بکری
کیوں ٹپکتی ہے رال بکرے کی

بک گئے ہیں سبھی گدھے یارو
اب تو نکلے گی فال بکرے کی

ایک بکرے کی جان جاتی ہے
عیش کرتی ہے آل بکرے کی

بھاؤ کم ہو تو یوں بدکتا ہے
دیکھنا تو ! اچھال بکرے کی

ہے کسی شیر کا نمائندہ
لے اڑا ہے جو کھال بکرے کی

بوٹیوں کا حلیم ہے شاید
یا بنائی ہے دال بکرے کی

سچ پہ شوگر لگائی ہے ہمدم
اس لیے دی مثال بکرے کی

✡

حرف سادہ کیا کروں رنگین میٹھی عید پر
ہے پکوڑوں سے زباں نمکین میٹھی عید پر

اور بھی میٹھا ہوا تمکین میٹھی عید پر
کھیر میں ڈالی جو وینٹولین میٹھی عید پر

پائنچے میں پاؤں آتے ہی گرا ہے دوستو
گا رہا تھا جو ”پرانی جین“ میٹھی عید پر

سب سے پہلی صف میں سالانہ نمازی ہیں میاں
کہہ رہے ہیں جوش میں آمین میٹھی عید پر

تین دن تک لوڈ شیڈنگ کی سہولت کے بغیر
بدلا بدلا سا لگے آئین میٹھی عید پر

گر پڑے ہیں شیر خوارے گوڈے گوڈے کھیر میں
حادثہ کچھ یوں ہوا سنگین میٹھی عید پر

کرکرا سا درد ہے ہر جوڑ میں ہر توڑ میں
گر پڑے ویلنگ میں جو شاہین میٹھی عید پر

تین دن خرمستیوں میں دیکھ کر احباب کو
ہو گئی شیطان کو تسکین میٹھی عید پر

سال بھر کی لوڈ شیڈنگ پر سٹا پر لگ گیا
واپڈا ہے قابل تحسین میٹھی عید پر

تیرے جیسے اور بھی ہیں گردش ازواج میں
زن مریدا ! تو نہ ہو غمگین میٹھی عید پر

روزہ داروں کے لیے جو شربت دیدار تھی
شین شوگر ہو گئی نوشین میٹھی عید پر

نونہالوں کو لگا باریک سا پہلی کا چاند
چاند سی دکھنے لگی ماہین میٹھی عید پر

تیس دن تک کھائے ہیں جو اک نظر ان پر بھی کر
یوں پکوڑوں کی نہ کر توہین میٹھی عید پر

ایک دن کی دعوتیں ہیں جو ملے بس کھائے جا
کام ہے یہ قابل تحسین میٹھی عید پر

فیس بک پر یار لوگوں نے منائی ہر خوشی
ہر گھڑی اپ ڈیٹ کی روٹین میٹھی عید پر

آج تو کھانے دے سب کے سامنے کھانا انہیں
روزہ خوروں کی نہ کر توہین میٹھی عید پر

دوستی کے واسطے تھوڑی سی چینی ہے بہت
بھیج دی سی پیک پر جو چین میٹھی عید پر

اک بہانہ چاہیے تھا جن کو آنے کے لیے
بن کے واپس آ گئے مسکین میٹھی عید پر

بھاگتے آئے ہیں بچے عیدی لینے کے لیے
کہہ دیا جب میں نے اک دو تین میٹھی عید پر

سیلفیوں کے چاند پر وہ عید ہی کروا نہ دے
مولوی کا موڈ ہے رنگین میٹھی عید پر

رک گیا ہے آف شور کمپنی کا شور بھی
سوگ نے تبدیل کی روٹین میٹھی عید پر

سوچ کیا سکتے تھے ہمدم اپنی بیگم کے سوا
ہم سویوں کے رہے شوقین میٹھی عید پر

سرِ موج غزل ہے جو ہماری عید کا بکرا
وہی کار سیاست میں رہا کھوٹا کھرا بکرا

یہ بکرا ساٹھ سالوں سے مسلط ہے مرے سر پر
یہ بکرا نسلی بکرا ہے ، یہ ہے سرکار کا بکرا

جسے میں فیس بک پر خوب صورت گائے سمجھا تھا
سٹیٹس جب کھنگالا ہے تو نکلا ہے ترا بکرا

یہ منڈی ہے یہاں بکرے سمجھ میں آ نہیں سکتے
کسی کا دوسرا بکرا ، کسی کا تیسرا بکرا

کہا صاحب نے ، اچھی ہے مری یہ خوبرو بکری
کہا بیگم نے ، نا نا نا ! مرا ہے دل ربا بکرا

چلا ہے بکریوں کو چھوڑ کر قربان ہونے کو
ہر اک بکری کو تکتا تھا کبھی جو شوقیہ بکرا

کسی بکری کے بچے نے مجھے ہکلا کے بتلایا
مما میں میں، مما میں میں، مما میں میں، مما بکرا

ملا ہے افسروں کو خوب صورت ران کی صورت
جہاں کا مال تھا آخر وہیں پر جا لگا بکرا

الگ ہے صورت و سیرت میں تیری دلربا بکری
سٹیٹس، مال، دولت میں مرا بھی ہے جدا بکرا

کیا ہے تیا پانچہ تو بٹا ہے تکہ بوٹی میں
بہت میں میں کیا کرتا تھا منڈی میں کھڑا بکرا

کسی بھی وقت کر سکتا ہے وہ اپ لوڈ سیلفی کو
پرانا فیس بکیا ہے ہمارا سر پھرا بکرا

جسے منڈی سے لائے تھے بہت آسان قسطوں پر
بڑی آسانی سے چوروں کے ہتھے چڑھ گیا بکرا

کرائے پر بھی ملتا ہے نہ ہو مغموم اے شوہر
دکھا کر اپنی بیگم کو بھگا دینا مرا بکرا

ہماری نیک بکری نے اسے اک آنکھ ماری تھی
پھر اس کے بعد مرنے تک رہا ہے باوفا بکرا

ضرورت پڑ گئی آخر اسے قربان ہونے کی
وہ یوں حالات کے ہاتھوں میں آ کر بن گیا بکرا

یہ بکرا تو علامت ہے اسے کچھ اور سمجھو جی
امیر شہر سے بڑھ کر ہوا کوئی ہے کیا بکرا؟

اسے ہر حال، ہر قیمت پہ میں ممنون سمجھا ہوں
”کسی منڈی میں دیکھا جب کوئی معصوم سا بکرا“

یہ بکرا ایک منڈی میں کبھی بکتا نہیں ہمدم
کبھی تیرا رہا بکرا کبھی میرا رہا بکرا

نگر نگر کے پرندوں کا آشیانہ ہے
یہ فیس بک کا زمانہ عجب زمانہ ہے

دبی دبی ہے یہاں پر میاں کی آزادی
یہ ازدواجی تعلق بھی آمرانہ ہے

دیا ہے شیخ نے سکہ یہ کہہ کے بچے کو
یہ تیری اشک فشانی کا آبیانہ ہے

گلی میں شیر ہے گھر میں غریب شوہر ہے
وہ جس کا بیوی کے ہاتھوں میں آب و دانہ ہے

جنونیوں کے مریدو ! ہمارے ساتھ چلو
سنا ہے دشت میں مجنوں کا آستانہ ہے

تمام ریٹ ترے ہیں وطن کے پٹواری
ترے ہی ہاتھ میں منڈی کا باردانہ ہے

اسے خریدتے دیکھا ہے دودھ کا ڈبہ
ضرور یہ کسی چوتھی کا شاخسانہ ہے

اٹھائے پھرتے ہیں گردن میں آدمی سر یہ
تمام شہر ہی لوہے کا کارخانہ ہے

میں نازنینوں کے دھرنے سے ہو کے آیا ہوں
سو آج میری طبیعت بھی وحشیانہ ہے

تمام شہر کے چوزوں کا باپ ہے لیکن
ہمارے مرغے کا انداز عاجزانہ ہے

ہمارے بیچ محبت ہے نارمل ہمدم
ہمارے بیچ ذرا عشق درمیانہ ہے

(ق)

کہاں سے آئی ہے دولت میاں بتاؤ تو
یہ مال و زر ہے کہاں کا جو غائبانہ ہے

بتا رہا ہے زمانے کو راز محنت کا
یہ مال و زر تری محنت کا شاخسانہ ہے

تاریخ کا حصہ ہیں وہ سلطان وغیرہ
ہیرو ہیں مرے دیس کے اب شان وغیرہ

پنجاب کی پولیس جنہیں ڈھونڈ رہی ہے
رہتے ہیں کراچی میں کہاں ڈان وغیرہ

بلو سے مٹکا ہے کبھی پینو سے پنگا
پینڈو کا مقدر نہیں ایاّن وغیرہ

وہ زیرِ کفالت ہیں بزرگوں کے ابھی تک
کیوں شور مچاتے ہیں یہ عمران وغیرہ

قربانی کے بکرے سے بڑا پیار ہے مجھ کو
رکھی ہے فریزر میں ابھی ران وغیرہ

وہ جن پہ شرابوں کا اثر ہوتا نہیں تھا
نسوار کی چٹکی پہ گئے خان وغیرہ

یہ لمس کی شدت ہے کہ سردی کا اثر ہے
یا مس نے مروڑے ہیں ترے کان وغیرہ

رشوت کی کمائی سے افاقہ نہیں ہوتا
معدے میں سلگتے ہیں چنے نان وغیرہ

فیشن سے ہوئے وصل کے امکان زیادہ
لپٹے ہیں حسینوں سے کئی تھان وغیرہ

اک پاپ ہی لگتا ہے مجھے پاپ میوزک
کھنچتے چلے جاتے ہیں جو سر تان وغیرہ

وہ میچ مگر اور کوئی جیت گیا ہے
جس میچ میں کھیلے نہیں کپتان وغیرہ

اب کون بجٹ ساز انہیں دور کرے گا
مہنگائی سے آتے ہیں جو بحران وغیرہ

یہ گفٹ کسی اور ہی سودے کا ثمر ہے
رشوت کا لبادہ ہیں یہ احسان وغیرہ

پانامہ کرپشن میں مرا نام نہیں ہے
دوچار فلیٹوں کا ہے بہتان وغیرہ

گنتے ہیں ہمیں لوگ وغیرہ کے لقب سے
پی آر وغیرہ ہے نہ پہچان وغیرہ

دھندہ ہے یہ نقاد سخن سوز کا ہمدم
رہتے ہیں کسے یاد یہ اوزان وغیرہ

اس کو بھی ''سولہوائے'' کئی سال ہو گئے
مجھ کو بھی ''سٹھیائے'' کئی سال ہوگئے

اپنی تو ایک عمر سے تصویر تک نہ لی
سیلفی میں اس کو لائے کئی سال ہو گئے

شادی کے بعد دھوپ سی رنگت رہی مری
چہرے پہ رنگ آئے کئی سال ہو گئے

منی بھی اپنی فلم کے چلبل کی ہو گئی
دل کو بھی چلبلائے کئی سال ہو گئے

گالوں سے اس کے آج بھی سرخی نہیں گئی
تھپڑ کسی کا کھائے کئی سال ہو گئے

کیا پوچھتے ہو مجھ سے پنامہ کے کیس میں
دولت کہیں چھپائے کئی سال ہو گئے

اب تو وہ ڈھیٹ پن میں شریفوں کا باپ ہے
عزت اسے گنوائے کئی سال ہو گئے

لائے تھے آسمان سے تارے اتار کر
آنکھوں کو برقیائے کئی سال ہو گئے

دل سے شبابِ یار کا جوتا نہیں گیا
نقشِ وفا مٹائے کئی سال ہو گئے

شادی کے بعد اس نے بھی بھائی کہا مجھے
باجی اسے بنائے کئی سال ہو گئے

صحرا میں بھی پلاٹ کا قبضہ نہیں ملا
مجنوں کے در پہ آئے کئی سال ہو گئے

میری لغت میں اب نئے الفاظ بھی تو ہیں
انگلش کو میریائے کئی سال ہو گئے

تحفے میں کمپنی کا کریڈٹ دیا انہیں
وہ جن کو قطریائے کئی سال ہو گئے

بے چارے عام لوگ تو کنگال ہی رہے
دولت کو قومیائے کئی سال ہو گئے

پگھلی نہیں ہے برف پہاڑوں سے آج تک
پتھر کو مومیائے کئی سال ہو گئے

تصویر دیکھ ، خواب کے پیکر میں پڑ گیا
اے دل تو کس فلرٹ کے چکر میں پڑ گیا

کانٹا کسی کی یاد کا چبھتا رہا مجھے
نکلا جو میرے دل سے تو بستر میں پڑ گیا

اک روز پہلے عید منانے کے شوق میں
وہ چاند دیکھنے کو پشاور میں پڑ گیا

کوا بھی اپنے باپ سا چالاک تھا مگر
پانی گھڑے کو چھوڑ کے کنکر میں پڑ گیا

اپنی سہیلیوں سے وہ سر جوڑ کر ملی
لشکر جوؤں کا گیسوئے عنبر میں پڑ گیا

جعلی تھا لاٹری کا ٹکٹ میرے پاس بھی
رولا مرے نصیب کے نمبر میں پڑ گیا

بیگم کی ڈانٹ ہے نہ ہی بچوں کا شور ہے
بیگم سے تنگ آ کے وہ دفتر میں پڑ گیا

اس نے تو پھیکی چائے کا اک گھونٹ ہی لیا
ہونٹوں کا لمس پیار کی شوگر میں پڑ گیا

دیکھی نہ چال ڈھال کسی نے بھی شہر میں
سو مولوی بھی مسجد و منبر میں پڑ گیا

ظالم کے گرم ہاتھ نے یوں کول کر دیا
ایسا لگا کہ دل مرا کولر میں پڑ گیا

وہ عقدِ نو کا خواب بھی اب دیکھتا نہیں
بیگم کا خوف اس طرح شوہر میں پڑ گیا

سویا نہ لمبی تان کے ہجراں کے شہر میں
مچھر ترے خیال کا چادر میں پڑ گیا

بی ٹیم بن گئی ہے ہمارے پڑوس میں
اک اور طفل آ کے جو لشکر میں پڑ گیا

رشتہ مرے رقیب نے جھٹ پٹ کرا لیا
میں ٹوٹکوں میں، جنتر و منتر میں پڑ گیا

بکرے کے بھاؤ بک تو گیا وہ گدھا مگر
باقی بچا دماغ تھا لیڈر میں پڑ گیا

ہمدم مزاح رنگ قدیم و جدید ہے
اکبر میں پڑ گیا کبھی انور میں پڑ گیا

تیرا مرا ممکن ہی نہ تھا میل یقیناً
اپنوں نے ہی کھیلا ہے کوئی کھیل یقیناً

منڈی میں ابھی تیل کا بھاؤ نہیں بدلا
نکلے گا غریبوں کا ابھی تیل یقیناً

کہتے ہیں کسی شیر کے پنجے میں پھنسی ہے
مل جائے گی گیدڑ کی کبھی ٹیل یقیناً

انگلینڈ میں رہ کر بھی وہ پردے میں رہی ہے
چھاچھی کی ثقافت ہے ابھی چھیل یقیناً

ورنہ کبھی دنیا میں یوں بدنام نہ ہوتا
پپو کو عدالت نے کیا فیل یقیناً

اپ ڈیٹ سٹیٹس کے کوائف سے کھلا ہے
ڈی پی میں چھپا میل تھا شی میل یقیناً

ورنہ کسے معلوم کہ پانامہ کہاں ہے
کھیلا ہے سیاست نے کوئی کھیل یقیناً

پنڈے سے چھلکتی ہے چھپائی ہوئی دولت
مل جائے گی پیٹو سے منی ٹریل یقیناً

یوں ہی تو کوئی بنک سے چوری نہیں کرتا
ہوتی ہے کہیں ریل کہیں پیل یقیناً

جلسے میں دھڑلے سے ملن ہونے لگا ہے
میلے میں ہوا کرتا تھا جو میل یقیناً

جس شخص نے پھونکے ہیں صحافت پہ کروڑوں
اخبار کی سرخی میں ہے سرخیل یقیناً

کچھ بھی نہیں دکھتا ہے ترے حسن کے آگے
لیلی تری نسبت سے بنی لیل یقیناً

اشراف کا دھندہ ہے وہی ڈیل کریں گے
بڑھ جائے گی بازار میں پھر سیل یقیناً

اس بار تو بیگم سے معافی نہ ملے گی
اس بار تو جانا ہے میاں جیل یقیناً

لگتا ہے نیا میچ کہیں فکس ہوا ہے
فل ٹاس پہ کھیلے گا کرس گیل یقیناً

ورنہ وہ چڑاتا بھی تجھے فاصلہ رکھ کر
دیکھے نہیں پپو نے ترے نیل یقیناً

شہرت کے لیے تھوڑی سی بدنامی بہت ہے
کھلتا ہے سکینڈل سے یہ گل خیل یقیناً

یاہو کے کبوتر پہ بھروسہ نہیں اس کو
جی میل سے کرتا ہے جو ای میل یقیناً

جورو کا میاں اور سہی اور سہی اور۔۔۔
ہوگا نہیں سسٹم کبھی ڈی ریل یقیناً

مل جل کے جسے دھکا لگا رکھا ہے ہم نے
سی پیک پہ چل جائے گی یہ ریل یقیناً

یہ کدو کریلے بھی بہت خاص ہیں ہمدم
پھولے گی مرے گھر میں ہری بیل یقیناً

منڈی سے خریدا ہے چمکتا ہوا بکرا
ہر چشم خریدار میں اٹکا ہوا بکرا

میں میں کی بلکتی ہوئی آواز سنی ہے
شوہر ہے کہ منڈی سے خریدا ہوا بکرا

بکری کی نگاہیں ہیں کہ روکے نہیں رکتیں
دیکھا ہے کہیں خواب میں دیکھا ہوا بکرا

سینگوں پہ جسے ناز تھا، ٹکر پہ بھروسہ
قصاب کے آگے ہے پھڑکتا ہوا بکرا

میں نے جسے اگنور کیا ویک سمجھ کر
لپکا ہے مری سمت بپھرتا ہوا بکرا

عشاق سیہ فام جو دیکھے تو خوشی سے
لیلیٰ کی طرح اور بھی کالا ہوا بکرا

گو آنکھ بھی بکرے کی خطرناک بہت تھی
اٹھا ہے مگر دم کو ہلاتا ہوا بکرا

ٹوٹی ہے انا اس کی مگر ''میں'' نہیں جاتی
روتا ہے عجب گھر سے نکالا ہوا بکرا

بیٹھے ہوئے بکرے کو جو گاہک نے اٹھایا
دھر نے سے اٹھا سینگ دکھاتا ہوا بکرا

میڈم نے بنائی ہے جسے تھام کے سیلفی
وہ باس کی اوقات سے مہنگا ہوا بکرا

لہجے میں یہ گرمی کے عناصر نہیں یوں ہی
پیٹو نے ڈکارا ہے سلگتا ہوا بکرا

فیشن میں کسی طور حسینوں سے نہیں کم
گاؤں سے مرے شہر میں آیا ہوا بکرا

ابا کے شکنجے سے کہاں دور ہوا ہے
پکڑا گیا سسرال سے بھاگا ہوا بکرا

تقسیم کیا میں نے جسے اپنی گلی میں
لوٹا ہے مرے گھر وہ بانٹا ہوا بکرا

معدے میں گرانی ہے ، جگر سوز ہوا ہوں
کاٹے ہے مجھے ہاتھ سے کاٹا ہوا بکرا

ہر شعر سے میں میں کی صدا آنے لگی ہے
شاعر کا ترنم ہے ڈکارا ہوا بکرا

لگتا ہے کسی حور کے دامن میں کھڑا ہے
سیلفی میں نمایاں ہے تھرکتا ہوا بکرا

آدھا تو ہوا خیر سے جنت کو روانہ
آدھا ہے فریزر میں جمایا ہوا بکرا

سو بکروں کی قربانی بھی دی جائے تو کم ہے
قربان ہوا جان کو آیا ہوا بکرا

ہمدم یہ سخن زاد کی جدت بھی عجب ہے
لگتا ہے کوئی موج میں آیا ہوا بکرا

دال دلیا کمال ہے مرشد
تھوڑا اوپر کا مال ہے مرشد

زن مریدی کا پوچھتے کیا ہو؟
کتنا مشکل سوال ہے مرشد

دال بٹنے لگی ہے ''جوتوں'' میں
کس کڑھی میں ابال ہے مرشد

دیکھنے میں تو خوش نما ہیں پھل
کاٹیے جس کو لال ہے مرشد

دل کی خواہش ہے دوسری مرغی
گھر کی مرغی تو دال ہے مرشد

آئنہ اب دکھاؤں میں کس کو
نقش الٹا خیال ہے مرشد

وقت ملنے پہ گا بھی سکتا ہے
پختہ شاعر ہے قوال ہے مرشد

جس کو مجھ پر حرام کہتا ہے
شیخ جی پر حلال ہے مرشد

اپنی پیری میں لیجیے دسواں
آخری نونہال ہے مرشد

نیل پالش کا نقش ہے یا پھر
آئنے میں ہی بال ہے مرشد

نام رکھا ہے جس کا این جی او
چند پریوں کا جال ہے مرشد

جو بھی کہنا ہے آج کھل کے کہو
مفت پیکج پہ کال ہے مرشد

فیک لوگوں کی داد سے پر ہے
فیس بکیے کی وال ہے مرشد

ہائے جدت ! غرابتِ الفاظ
پھر بھی مصرع کمال ہے مرشد

کتنا سوشل ہے وہ سٹیٹس میں
گھر میں جیا بھی حال ہے مرشد

زود گوئی سے تنگ ہے ہمدم
چار غزلہ مثال ہے مرشد

فاعلاتن فاعلاتن گنگنانے کے لیے
ہے زمیں اچھی عروضی ہل چلانے کے لیے

”مار ہی میں پیار ہے“ جب اس کی ٹیچر نے کہا
چل پڑا وہ پیار کرنے مار کھانے کے لیے

اک نکما مولوی یہ سوچتا ہے آج بھی
ہائے کس جنت کو چھوڑا ایک دانے کے لیے

”درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو“
پیٹوؤں نے زندگی سمجھی ہے کھانے کے لیے

اپنی باتوں سے مغز کھاتے ہیں سب احباب کا
نام تک لیتے نہیں کھانا کھلانے کے لیے

کھیلتے ہیں وہ جوا ماں کی دعا کے ساتھ ساتھ
میچ پر شرطیں لگی ہیں ہار جانے کے لیے

شیخ جی راہ سخاوت پر کبھی آتے نہیں
کتنے پاپڑ بیلتے ، چائے پلانے کے لیے

مس مصیبت کے مقدر جل گئے شادی کے بعد
پال رکھا ہے میاں کو دل جلانے کے لیے

ایک مصرعے میں ''عزیزم''،''قادرم'' کو ہو نوید
"شعر تیرے خوب ہیں دل گدگدانے کے لیے "

سود پر یہ قرض ہمدم مفت میں ملتا نہیں
اپنی گردن بیچتے ہیں سر بچانے کے لیے

آنکھ ماری کہ محبت سے پکارا مجھ کو
ہائے ! اس شوخ نے کس وار سے مارا مجھ کو

داخلہ اس نے لیا ہے مری دھڑکن میں ابھی
وہ سمجھتا ہے محبت کا ادارہ مجھ کو

اس کو دیکھے سے طبیعت کو سنبھالا لیکن
اس کی قربت میں ہوا پھر سے حرارہ مجھ کو

میں کبھی پیار کے سگنل کو نہیں بھولوں گا
زندہ رکھے گا یہ ہلکا سا اشارہ مجھ کو

اس کے کوچے میں اڑے جاتے ہیں یوں ہی دونوں
میں غبارے کو اڑاتا ہوں غبارا مجھ کو

آنکھ کھلتے ہی حسیں خواب کا منظر ٹوٹا
کیسی آواز میں بیگم نے پکارا مجھ کو

مار کھاتے ہوئے کہتا تھا نویلا شوہر
کس نے شادی کے جھمیلے میں اتارا مجھ کو

چائے پیتے ہوئے ساغر کی غزل کیا سن لی
تیز پتی سے بھی ساقی نے خمارا مجھ کو

ایسے ہونے سے تو بہتر تھا نہ ہونا ہمدم
جان لیتا ہے مری جان سے پیارا مجھ کو

چڑھا کر چاند، پھر ٹوٹا ستارا اب بھی کرتے ہیں
بٹھاتے ہیں جسے سر پر، اتارا اب بھی کرتے ہیں

اگرچہ پانچ نمبر کا سیاہ چشمہ لگاتے ہیں
مگر یہ نیوٹرل عاشق، نظارا اب بھی کرتے ہیں

سیاسی ڈیل کرنی ہو کہ تھوڑی ڈھیل دینی ہو
یہ بازی گر پڑوسن کو اشارا اب بھی کرتے ہیں

دیہاڑی دار ہیں اکثر، سیاسی میڈیا ورکر
یہ بے چارے لفافوں پر گزارا اب بھی کرتے ہیں

بھلا کر تلخیاں، اک پیج پر سارے اکٹھے ہیں
لٹیرے ایک دوجے کو سہارا اب بھی کرتے ہیں

ولیمہ ہو کہ چہلم ہو، جھپٹ پڑتے ہیں کھانے پر
شکاری ہیں، مخالف کو شکار اب بھی کرتے ہیں

ہمیشہ جاگتے رہنا (کبھی ہم پر نہیں رہنا)
یہ چوکی دار مشکل میں پکارا اب بھی کرتے ہیں

خبر بھی ہے کہ زندہ دل، کبھی بھی مر نہیں سکتا
مگر یہ لوگ فن کاروں کو مارا اب بھی کرتے ہیں

ہمارے حال پر صادق ہے، طٰہٰ خان کا مصرع
''گئے گزرے تو ہیں لیکن گزارا اب بھی کرتے ہیں''

یہ بونے مسخرے ہیں یا ہمارے رہنما ہمدم
تمھارا بھی ، ہمارا بھی ، خسارا اب بھی کرتے ہیں

میڈیا لوجی ، ٹاکیا لوجی
ہے سیاست کی ٹرمینالوجی

یوز کرتے ہیں میڈیا ورکر
نو نیالوجی ، یوتھیالوجی

اپنی کیمسٹری دکھاتے ہیں
جو نہیں جانتے بیالوجی

جو بناتے ہیں آڈیو / وڈیو
خاص ہے ان کی ٹیکنا لو جی

کتنی ڈینجر ہے چیٹ جی پی ٹی
چینج کرتی ہے آئیڈیا لو جی

ہے بری بات ٹوہ میں رہنا
کہہ رہی ہے یہ سوشیا لو جی

عاشقی کی برانچ ہے ہمدم
فیس بک پر یہ ٹھرکیا لو جی

پیاری پیاری سیلفیاں
ہائے ! تیری سیلفیاں

فلٹر کر کے کھینچی ہیں
تو نے اپچ ڈی سیلفیاں

ایکس ایکس ایکس پہ وائرل ہیں
ٹک ٹاکر کی سیلفیاں

بیوٹی کیم لگایا ہے
لیں باؤ جی ! سیلفیاں

آئی فون کا چسکا لو
کھینچو ! باجی ! سیلفیاں

دیکھ رہا ہوں گھنٹوں سے
ڈی پی ، ڈی پی سیلفیاں

کالی کالی شکلیں ہیں
گوری گوری سیلفیاں

غصے میں مسکا کر لیں
کھٹی میٹھی سیلفیاں

آئی سی یو تک پہنچی ہیں
پڑ گئیں مہنگی سیلفیاں

مہنگے مہنگے سوٹ کے ساتھ
اتنی سستی سیلفیاں

ڈوب رہا ہے سیلفی میں
اتنی گہری سیلفیاں

موٹے لوگ بناتے ہیں
پتلی پتلی سیلفیاں

جا رے ! ظالم ! جا رے جا!
دیکھ لیں نقلی سیلفیاں

کتنا پیارا دھوکہ ہے
خوش ہیں پگلی سیلفیاں

کتنے نین جلاتی ہیں
آگ لگاتی سیلفیاں

میک اپ ڈھل جانے کے بعد
دیکھیں اصلی سیلفیاں

دیکھیں تو حیران ہوئیں
تیرے جیسی سیلفیاں

جانے کیسے بنتی ہیں؟
ایسی ویسی سیلفیاں

بیگم ! یوں ڈیلیٹ نہ کر
میری ساری سیلفیاں

غزلوں میں بھی ہوتی ہیں
ہمدم نثری سیلفیاں

گونگی بہری سیلفیاں
خاموشی کی سیلفیاں

آئینہ دکھلاتا ہے
سچی سچی سیلفیاں

سب تصویریں ہار گئیں
لے گئیں بازی سیلفیاں

سپنا ٹوٹنے والا ہے
لے لو ! جلدی سیلفیاں

عشق نے ہجر میں کھینچی ہیں
پھیکی پھیکی سیلفیاں

برفیلے منظر میں لو
ٹھنڈی ٹھنڈی سیلفیاں

سورج لے کر نکلا ہے
اجلی اجلی سیلفیاں

پس منظر میں کیا کیا ہے؟
دیکھو ! پچھلی سیلفیاں

چہرے کی خوش تابی سے
کھائیں چغلی سیلفیاں

سیدھا بندہ کھینچتا ہے
آڑھی ترچھی سیلفیاں

دل کو کھینچتی رہتی ہیں
تیکھی تیکھی سیلفیاں

پیلے پیلے چہروں کی
پنکی پنکی سیلفیاں

کھینچی ہیں چالاکی سے
بھولی بھالی سیلفیاں

دو رنگی سے ظاہر ہیں
دیہی شہری سیلفیاں

اخباروں میں چھپتی ہیں
اکثر شاہی سیلفیاں

چہروں سے انصاف کرے
دیکھے قاضی سیلفیاں

ہمدم دیکھا پڑتی ہیں
کیسی کیسی سیلفیاں

باپ اور بیٹے

(نظم)

باپ نے کر دیا ہے سب کو چت
پھر کنوارے سے رہ گئے بیٹے

عقد کا احترام لازم تھا
دستخط کر کے سہہ گئے بیٹے

اپنی باری کے منتظر تھے ہم
چپکے چپکے سے کہہ گئے بیٹے

باپ دولہا بنا دیا گیا ہے
غل کرتے ہی رہ گئے بیٹے

تیس سالوں کے خدمتی دیکھو
بہتی گنگا میں بہہ گئے بیٹے

چھٹیوں کے بعد مزاحیہ+سنجیدہ پیغام اساتذہ کے نام

(نظم)

اے استادو ! پڑھانے کے لیے تیار ہو جاؤ
اٹھو ! اسکول جانے کے لیے تیار ہو جاؤ

ابھی مردم شماری ہو چکی ، ووٹنگ بھی ہونی ہے
الیکشن بھی کرانے کے لیے تیار ہو جاؤ

پڑھانے کے علاوہ سب تمھاری ذمہ داری ہے
فریضوں کو نبھانے کے لیے تیار ہو جاؤ

الیکشن تم کراتے ہو ، سلیکشن اور کرتے ہیں
یہ قصہ اب مٹانے کے لیے تیار ہو جاؤ

تمھارے سامنے بچے نہیں ہیں کمپیوٹر ہیں
انھیں انساں بنانے کے لیے تیار ہو جاؤ

پرانے لوگ بھی اب ''ففتھ جنریشن'' کے تابع ہیں
مشینوں کو سدھانے کے لیے تیار ہو جاؤ

نئی دنیا کے چیلنجز میں ''اے آئی'' بھی چیلنج ہے
دماغوں کو بچانے کے لیے تیار ہو جاؤ

یہ ملٹی لینگویج دنیا زباں کا لطف کیا جانے؟
اسے سننے ، سنانے کے لیے تیار ہو جاؤ

تمھارا کام تو بچوں کو زندہ دل بنانا ہے
ضمیروں کو جگانے کے لیے تیار ہو جاؤ

ہمارا المیہ یہ ہے کہ منزل بھول بیٹھے ہیں
نئے رستے دکھانے کے لیے تیار ہو جاؤ

ادب انسان کی پہلی معاشرتی ضرورت ہے
چلو ! جینا سکھانے کے لیے تیار ہو جاؤ

تمھارا فرض "جین زی" کو نئی دنیا دکھانا ہے
نئی فصلیں اگانے کے لیے تیار ہو جاؤ

روایت کے چراغوں سے بصیرت اٹھ چکی ہمدم
نئی شمعیں جلانے کے لیے تیار ہو جاؤ

بے روزگار کی درخواست برائے ملازمت

بڑے ادب سے گزارش ہے، میری عرض سنیں
میں اپنے کام سے اپنا ہنر دکھا دوں گا

مڈل کلاس ہوں لیکن مڈل میں فیل نہیں
کسی بھی تھرڈ ڈویژن کو میں ہرا دوں گا

مری یہ آخری درخواست ہے، قبول کریں
میں تاحیات دل و جان سے دعا دوں گا

مجھے کسی بھی اسامی پہ کام کرنا ہے
میں زن مرید کے ہر فرض کو نبھا دوں گا

یہ نوکری مری شادی کی شرط اول ہے
ملازمت نہ ملی تو سند جلا دوں گا

عصری المیہ

مجرم کو ضمانت ملتی ہے
مغرور کو عزت ملتی ہے

قانون کی اندھی گلیوں میں
چوروں کو سہولت ملتی ہے

یہاں جبر کا سکہ چلتا ہے
جابر کو دولت ملتی ہے

یہ ماجھے گامے کیا جانیں؟
کس مول شرافت ملتی ہے؟

یہاں سچ کا سودا ہوتا ہے
جھوٹوں کو رعایت ملتی ہے

استاد کو ڈنڈے پڑتے ہیں
ظالم کو حکومت ملتی ہے

یہ دیس نہیں کوئی جنگل ہے
یہاں ظلم کو طاقت ملتی ہے

قصیدہ در مدح نظام انصاف

انصاف کے نظام کی حالت کو صد سلام
عزت مآب! حسنِ عدالت کو صد سلام

سچے بیان ، سچی دلیلوں پہ آفرین
پیارے گواہ ، سوہنی وکالت کو صد سلام

بے نام جائیداد کا وارث نہیں مگر
ثابت شدہ غریب کی دولت کو صد سلام

مظلوم بری کر دیا اپنی اپیل سے
شاباش! احتساب کی عزت کو صد سلام

اربوں لگا کے مفت میں دنیا کی سیر کی
تفتیشی افسروں کی کفایت کو صد سلام

چوروں سے بارگین میں اربوں روپے لیے
ہر ڈیل میں کمائی غنیمت کو صد سلام

قطری خطوط ہوں کہ گواہی ہو فونٹ کی
اشرافیہ کی سچی شہادت کو صد سلام

صندوق بھر کے لائے تھے کرتوت جو کبھی
خود لکھ رہے ہیں اپنی حقیقت کو صد سلام

منشی کو بھی پچاس روپے ملنے چاہیئیں
تب دے گا چار سالہ ضمانت کو صد سلام

منصف کا فیصلہ ہے سنہری حروف میں
واہ رے شریف! تیری شرافت کو صد سلام

قطعات

جدید شاعر

بدن پہ پھول کے کھلنے کو عید کہتے ہیں
خوشی کے بعد خوشی کو مزید کہتے ہیں
دکانِ میر سے لیتے ہیں شعر کا چورن
پھر اس میں برف ملا کر جدید کہتے ہیں

زن مرید

کچھ زن مرید مل گئے ، ہوٹل میں طے ہوا
کھانا وہی کھلائے گا شوہر جو شیر ہے!
اتنے میں سب کی بیویاں بھی آ گئیں وہاں
کہنے لگیں کہ لاؤ جی ! اب کس کی دیر ہے؟

ادھار

زہر کھانے کو کچھ نہیں لیکن
میڈیا اشتہار مانگتا ہے
کچھ تو ترکی سے مل ہی جائے گا
پیچ کپڑے ، ادھار مانگتا ہے

سیاسی فقیر

لندن میں ہے مقیم ، وطن کا اسیر ہے
وہ شخص باکمال ، عدیم النظیر ہے
چوبیس سال سے ہے وہ تنخواہ کے بغیر
کتنا شریف ہے ، وہ سیاسی فقیر ہے

واردات

اے شاعر کمال ! تو جہ سے بات سن
ولگر بیانیے پہ نئی واردات سن
ویسے تو تیری شاعری پڑھتا نہیں کوئی
کہہ حسب حال اور خرافات وات سن

زیروزبر

کیا کچھ بدل رہا ہے یہ زیر و زبر کے ساتھ
خالی ہے اشتہار بھی کل کی خبر کے ساتھ
پیٹرول مہنگا کر کے ہیں وہ مطمئن بہت
کیونکہ رجیم ساز ہے ان اہل زر کے ساتھ

بچت

یہ لوٹ مار ہے جو معیشت کے نام پر
ایسی ہر ایک جیب تراشی کو ختم کر
قرضوں کے جال سے ہے نکلنا اگر تجھے
اشرافیہ کی مفت عیاشی کو ختم کر

ڈیل

بانٹنے کا بیانیہ چھوڑو
جوڑنے کی سبیل کرتے رہو
پاک دھرتی رہے گی زندہ باد
تم محبت کی ڈیل کرتے رہو

دجال کا سفر

انیسویں صدی سے چلا حال کا سفر
کالونیئل نظام ، نئے جال کا سفر
سرمائے کا مفاد ، معیشت کی باگ ڈور
فکری رجیم چینج ہے دجال کا سفر

حلالہ

آئینی غلطیوں کا ازالہ کیا گیا
انصاف کا نہ بول ، نہ بالا کیا گیا
روٹھے ہوئے میاں کو منانے کے واسطے
گویا اسمبلی کا حلالہ کیا گیا

چھترول

تنگ ہیں سب لوگ اس ماحول سے
بات آگے بڑھ گئی پٹرول سے
گھر کے بھیدی لنکا ڈھائے جائیں گے
اب حکومت جائے گی چھترول سے

مہنگائی

تیل ، بجلی کے ریٹ بڑھتے ہی
نیو کرپشن کے گیٹ بڑھ گئے ہیں
سو روپے کا سوال ہے بابا
مانگنے کے بھی ریٹ بڑھ گئے ہیں

مہنگی بجلی

اک تماشا نیا دکھائیں گے
ریٹ بجلی کے پھر بڑھائیں گے
زہر کھانے کو کچھ نہیں تو پھر
مفت بجلی کہاں سے لائیں گے

لفافے

جس قدر بھاری لفافے ہو گئے
بونا قد پلے زرافے ہو گئے
جس نے جتنا جھوٹ بولا ہے یہاں
اس کے پیکج میں اضافے ہو گئے

قومی مفاد

آئین کیا کردیا قومی مفاد میں
جیسا بھی چاہا کر دیا قومی مفاد میں
دوچار ننگ قوم غلاموں کے واسطے
سب کو ہی ننگا کر دیا قومی مفاد میں

سٹپنی

کٹھ پتلیاں سبھی ہیں سیاست کے کھیل میں
آتی ہیں کام ، نہلی پہ دہلی کے طور پر
جمہوریت کی کار چلانے کے واسطے
چھوٹی جماعتیں ہیں سٹپنی کے طور پر

عذر

مہنگا کرنا ہو تو فوراً کرتے ہیں
سستا کرنا ہو تو ان بن کرتے ہیں
تیل کی قیمت جب بھی گھٹنے لگتی ہے
لیکن ، چونکہ ، چنانچہ ، مثلاً کرتے ہیں

نیوٹرل

قومی معاملات ، کبھی پرسنل نہ رکھ
جمہوریت کا گیئر ، کبھی نیوٹرل نہ رکھ
چوروں کا ساتھ چھوڑ ، محبِ وطن کو چن
خود کو کسی کے حکم پہ ایموشنل نہ رکھ

خودکشی

ہر گرتی دیوار کو دھکا دے کر مارا ہے
گھر کی بربادی میں سارا زور ہمارا ہے
ہم نے تو ویرانوں کو آباد بھی کرنا تھا
لیکن یہ کیا؟ دور ہے منزل، دور کنارا ہے

لفافی

جھوٹ کہتے ہیں، جھوٹ لکھتے ہیں
سچے کردار کے منافی ہیں
پالتو ہیں کرپٹ لوگوں کے
یہ صحافی نہیں لفافی ہیں

فلٹر

سرخی خراب ہے کہیں پوڈر خراب ہے
پھیکا ہے آئی شیڈ کہ لائنر خراب ہے
میک اپ بغیر سیلفیاں کیسے بناؤ گے
لگتا ہے بیوٹی کیم کا فلٹر خراب ہے

ٹک بائی لو

تاں بسکٹ ''نان خطائی'' ورگے
اساں ساد مرادے رس ماہیا
تاں ویکھ کے ساڈی بھکھ لیندی
آندی ''ٹک بائی لوٗ'' دی چس ماہیا

غداری

کاپی پیسٹ لگانے والے دانشور سے پوچھ
جھوٹا سچ دکھانے والے دانشور سے پوچھ
ایسی فکری غداری سے کیا ملتا ہے آخر
چوروں کے گن گانے والے دانشور سے پوچھ

نیوز چینل

کہیں بندر اچھلتے ہیں، کہیں ڈڈو پھدکتے ہیں
جہاں جائیں، جدھر دیکھیں ادھر الو مٹکتے ہیں
سیاسی میڈیا چینل بھی یک طرفہ تماشا ہیں
بریکنگ نیوز چلتی ہے، عوامی دل دھڑکتے ہیں

لکیر کے فقیر

فیک نعرے ٹویٹتے جاویں
فیس بک پر چڑھتے جاویں
سانپ ڈستے ہوئے گزرتے جائیں
ہم لکیروں کو پیٹتے جاویں

مفرور

ایک مریض کو بھاگے چوتھا سال ہوا
یعنی پچاس روپے کا کاغذ چال ہوا
کیا بتلائیں اک مفرور کی مرضی سے
ملک بے آئین کا کیا حال ہوا

دیوارِانا

یہ رسم جبر ہمیشہ روا نہیں رہے گی
چراغ جلتے رہیں گے ہوا نہیں رہے گی
کبھی پڑھا بھی کرو تم نوشتہ ء دیوار
نہیں رہے گی سلامت ، انا نہیں رہے گی

منفی شاعر

کہہ رہا ہے شعر بغض عین میں
ایک شاعر لگ گیا ہے لین میں
اب وظیفہ پائے گا وہ شاہ سے
زندگی گزرے گی اس کی چین میں

خطرہ

تیرگی میں سحر سے خطرہ ہے
روشنی کے سفر سے خطرہ ہے
جل رہے ہیں مرے در و دیوار
اب مجھے میرے گھر سے خطرہ ہے

پریس کانفرنس

جو میٹرک میں فیل ہیں وہ انٹرنس کریں
ہونا ہے سرخ رو تو بڑا ریفرنس کریں
پولیٹیکل انجنیئرنگ جھرلو کا پھیر ہے
چھوٹا سا جرم کر کے پریس کانفرنس کریں

اڑواڑ

ووٹر کو گھیر گھار کے لائے جو راہ پر
گیدڑ نما جناب کو بھگیاڑ چاہیے
لوٹا ، گلاس ، چمچہ و کڑچھا چلے گا اب
ٹوٹے ہوئے ستون کو اڑواڑ چاہیے

دیوارِ مذمت

کب ؟ کون ؟ کہاں ؟ کون سا ؟ کردار کرے گا
دستارِ فضیلت پہ کئی نام لکھے ہیں
کس کس کو شہیدوں کا لہو پاک کرے گا
دیوارِ مذمت پہ کئی نام لکھے ہیں

باپ کا مال

ڈاکوؤں نے لگایا ہے میلہ میاں!
شوق سے آیئے ، باپ کا مال ہے
شرم کو چھوڑیے ، ہر قسم توڑیے
کھایئے کھایئے باپ کا مال ہے
زندگی بھر مراعات بخشی گئیں
کھاتے ہی جایئے باپ کا مال ہے

حب وطن

چلتے ہیں جعلی نوٹ بھی اس کار و بار میں
کم تول دیں کسی کو نہ پورا ہی ناپ دیں
کیوں نہ فروغ حبِ وطن کی دکان پر
نوٹوں پہ زندہ باد کا نعرہ ہی چھاپ دیں

سوداگر

حقیقتوں کے لٹیرے وفا کے سوداگر
منافقت کے محافظ ، انا کے سودا گر
ہوس کی آگ پہ پلتے ہوئے سیاہ ناسور
یہ ظلمتوں کے پجاری ضیا کے سوداگر

سہولت

گداگری کی سہولت بحال رکھتا ہے
وہ قرض دے کے ہمیں یرغمال رکھتا ہے
وہ ایک بنک جو رکھتا ہے دولتِ دنیا
گرے ہوؤں کو مسلسل نڈھال رکھتا ہے

مہنگی ڈیل

آئی ایم ایف سے مہنگائی کی ڈیل ہوئی
تین ارب میں رسوائی کی ڈیل ہوئی
ٹیکس لگا کر سانسیں مہنگی کرنی ہیں
ڈالر کے بدلے پائی کی ڈیل ہوئی

نیا قانون

گھپ اندھیرے میں ہوا ہے فیصلہ
اب اندھیرا ہی بڑا قانون ہے
جس طرف چاہا ادھر لے جائے گا
ملک میں نیت نیا قانون ہے

پشانڑ

میں ہوں ڑاجا ڑیال جانڑتے نئیں
بنک والے مجھے پشانڑتے نئیں
مجھ سے قائم ہے یہ اپوزیشنڑ
کیوں یہ انپڑیں نہ غیڑ مانڑتے نئیں

منافقت

استاد کو چیپٹر ، سٹوڈنٹ کو لیپ ٹاپ
قربان جائیں آپ پہ، کیا کر رہے ہیں آپ
تھوڑے سے دن بچے ہیں ، دہائی ہے آپ کو
مظلوم پر یہ جبر و ستم کیجیے سٹاپ

مالیخولیا

اردو زباں پہ آپ کو ہے دسترس مگر
یونانی لفظ ہے کوئی منگولیا نہیں
تقریر کرتے وقت یوں مائک نہ توڑیے
یہ مالیخولیا ہے میاں ! مولیا نہیں

مصنوعی انقلاب

اپنا یہ تجربہ ہے؛ دکھائیں گے دیکھنا
ہم سبز انقلاب بھی لائیں گے دیکھنا
گملوں میں مٹی ڈال کے شاخیں گھسیڑ کر
پھلتے ہوئے درخت اگائیں گے دیکھنا

افراطِ زر

ڈالر کے مہنگا ہونے کا یہ فائدہ ہوا
قرضے کو اب روپے میں بھی گننا محال ہے
بس تین ارب ملے تھے جو کھربوں میں بڑھ گئے
اچھا شگون ہے کہ معیشت بحال ہے

کینچوا

کیا نکلنا تھا ؟ کیا نکل آیا؟
کچھ ہرا ، کچھ نیا نکل آیا
ہم نے پھولوں کی آرزو کی تھی
لان سے کینچوا نکل آیا

خبرنامہ

عجب حالات ہیں ، قصہ پرانا رہ گیا ہے
سنانے کو خبر نامہ ، فسانہ رہ گیا ہے
غریبوں کے لیے کھانے کو روٹی تک نہیں ہے
خزانے میں فقط قومی ترانہ رہ گیا ہے

پب جی

سرحد کے اس طرف کوئی لیلیٰ ہے بے قرار
سرحد کے اس طرف کوئی مجنوں ملنگ ہے
جوڑے ادھر ادھر سے ملائے گئے ہیں اب
پب جی کا کھیل ہے کہ محبت کی جنگ ہے

چنتخب

ٹیسٹ میچ میں جیسے سر پہ چوٹ کے بدلے
بارہواں کھلاڑی بھی پچ پہ کھیل سکتا ہے
جبر کی سیاست میں رول یہ نہ لگ جائے
چنتخب اناڑی بھی پچ پہ کھیل سکتا ہے

الیکشن

عالمی جبر کا انداز نیا ہے دیکھو
آئینی طور پہ ایکشن نہیں ہونے والا
جس طرح آپ نے نگراں کو سہولت دی ہے
صاف ظاہر ہے الیکشن نہیں ہونے والا

مہنگائی

جھوٹ بولیں نہ یوں ٹوئنٹی کا
پانچ پیسے تو کم بڑھائے ہیں
تیل مہنگا ہے ساری دنیا میں
دام ہم نے کہاں چڑھائے ہیں

غریب کی عظمت

اشرافیہ کو دیکھ کے یوں بدگماں نہ ہو
مشکل جو تجھ پہ ہے وہ خدا کا عذاب ہے
کل کہہ رہا تھا کوئی نصیحت کے طور پر
اے ہم وطن غریب ! غریبی ثواب ہے

بہتی گنگا

بہتی گنگا میں ہاتھ دھو رہے ہیں
جاتے جاتے وہ پاک ہو رہے ہیں
ہم غریبوں کا صبر ؛ مت پوچھیں
سو رہے تھے نشے میں سو رہے ہیں

تعلقات

بجلی و گیس و تیل کا کوٹہ چرا کے رکھ
کچھ خاص افروں سے تعلق بنا کے رکھ
مہنگائی کے عذاب سے بچنا ہے گر تجھے
رشتے کے خاص ہیں یہ مواقع بچا کے رکھ

بجلی بل

مہنگائی کے عذاب میں ریخنیں نکال دیں
بجلی بلوں نے قوم کی چیخنیں نکال دیں
ظلمتوں گروں سے قوم نے مانگی جو روشنی
آنکھوں میں پھیر پھیر کے سیخنیں نکال دیں

مہنگائی

مہنگائی کے عذاب نے کنگال کیا کیا؟
کتنے دنوں سے گھر کوئی کھانا نہیں بنا
چاہت فتح علی بھی ہیں ٹینشن میں آج کل
چودہ اگست کے لیے گانا نہیں بنا

المیہ

ہر جرم پہ ہم یومِ مذمت کے دھنی ہیں
ہم کو نہ کوئی پھول نہ ریڈ کارڈ لبھائے
تقدیر میں لکھا ہی نہیں وقت خوشی کا
سورج سے کہو اب نہ کوئی خواب دکھائے

لاٹری

جو نہ تھا تین میں نہ تیرہ میں
اس کی قسمت بھی کام کی نکلی
منتخب ہو گیا ہے پھر کوئی
لاٹری جس کے نام کی نکلی

تجاہلِ عارفانہ

منتخب کو پشانڑتا نہیں ہوں
کونڑ پی ایم ہے جانڑتا نہیں ہوں
دستخط کر دیے ہیں بنڑ دیکھے
کونڑ کہتا ہے مانڑتا نہیں ہوں

آؤٹ سورس

ٹھیکے پہ دے دیے ہیں اثاثے عوام کے
کیا چیز ''آؤٹ سورس'' ہے؟ مخفی رکھا گیا
پرکھوں نے خون دے کے بنایا تھا جو وطن
پھر یوں ہوا کہ اس کو بھی گروی رکھا گیا

دو نمبری

اڑتیس کا پٹرول ہے دو سو نوے پر
اسمگلنگ کا دھندہ جاری و ساری ہے
دو نمبری میں نمبر ون ہے کار و بار
جس کو دیکھو ڈالر کا بیوپاری ہے

کالا جن

تعویذوں گنڈوں کے گھور اندھیرے میں
ممکن کو بھی ناممکن سے خطرہ ہے
اپنے پیر کے حجرے میں مر جائے گی
بچی کو کس کالے جن سے خطرہ ہے

السلام علیکم

جو سلام کے ہجے ٹھیک لکھ نہیں سکتا
زیر دستخطی بھی ناگہاں ملط ہے
سوچتی ہے اردو بھی خودکشی کے بارے میں
بے زبان لوگوں پر بد زباں ملط ہے

اردو کا مسئلہ

ہمارے ملک میں اردو کا مسئلہ یہ ہے
جو بول سکتا ہے اردو خموش رہتا ہے
ملی ہوئی ہے جسے بولنے کی آزادی
غلط زباں میں دھڑلے سے جھوٹ کہتا ہے
سماعتوں پہ گراں ہے وہ جس کا لہجہ بھی
نہ چاہ کر بھی جہاں اس کے ظلم سہتا ہے

ریموٹ

شورِ سگاں سے اس قدر نفرت ہوئی مجھے
ٹی وی پہ بھی پسند کا چینل بدل دیا
ریموٹ کنٹرول میں یہ آپشن بھی تھا
ہر بد زباں کو دیکھ کے چینل بدل دیا

بجلی معاہدہ

مہنگی بجلی پر ٹیکسوں کی صورت میں
مفت عیاشی ، چوری کا بل دیتے ہیں
یعنی بھینس کا جتنا بھی ہم دودھ پیئیں
اس کی ''فل کیپیسٹی'' کا بل دیتے ہیں
''آئی پی پی'' کا خرچہ قوم پہ لازم ہے
ڈالر میں ہم بجلی کا بل دیتے ہیں

آئی پی پی

پانامہ تو یوں ہی بس بدنام ہوا
آئی پی پی کا سارا دھندا اپنا ہے
چاہت نے کیا خوب کہا قوالی میں
ہر جھنڈے کے اندر ڈنڈا اپنا ہے

زیرِ نگران

یہ جو نگران سی حکومت ہے
زیر نگران سی حکومت ہے
اصل حاکم نے چنتخب کی ہے
ورنہ مہمان سی حکومت ہے

متچشمک

متشاعرانہ چشمک جو بپا کیے ہوئے ہیں
متشاعرہ گروں سے وہ وفا کیے ہوئے ہیں
متشاعرات اپنے قصے سنا رہی ہیں
متشاعری کے بدلے کیا کیا کیے ہوئے ہیں

دانش گرد

کب اصولوں پہ بات کرتے ہیں؟
عام لوگوں پہ بات کرتے ہیں
میڈیا میں تمام دانش گرد
صرف چیزوں پہ بات کرتے ہیں

کپ فکسنگ

پولی پولی سی ہولی بالنگ ہے
بال پڑتے ہی سکس لگتا ہے
پہلے ہوتے تھے میچ فکس کبھی
اب تو یہ کپ ہی فکس لگتا ہے

دعائیں

جبر میں صبر کی کریں تقریر
کچھ ملاؤں سے کام چلتا ہے
ظلم پر کوئی بولتا ہی نہیں
بس دعاؤں سے کام چلتا ہے

بے بسی

تیل ، بجلی ، گیس کی مہنگائی کا الزام ہے
مفت میں ان مفت خوروں کی قبا بد نام ہے
زیر نگرانی وزیروں اور مشیروں سے نہ پوچھ
یہ تو نوکر ہیں کسی کے ، نوکروں کا کام ہے

گورکھ دھندہ

سوچ رہے ہیں حیرت سے بے چارے لوگ
گورکھ دھندہ ہے یا آنکھ مٹکا ہے
اک دوجے کی قیمت میں یوں بدلے ہیں
ڈالر اور پٹرول میں وٹہ سٹہ ہے

تماشا

انصاف کا تماشا دیکھیں گے لوگ اب
انگریز کی زبان کا چسکا بھی لیں گے سب
انصاف گر ہوا تو ، آ جائے گا نظر
اردو زبان لیکن رائج کریں گے کب؟

مافیاز

تیل کی تجارت ہے اوگرا کے ہاتھوں میں
قیمتیں ہیں بجلی کی نیپرا کے ہاتھوں میں
روز عام لوگوں پر بجلیاں گراتے ہیں
ہر طرف حکومت ہے مافیا کے ہاتھوں میں

تھرڈ ڈویژن

تھرڈ ڈویژن پاس ہوا ہے
عشق میں عام بھی خاص ہوا ہے
ٹاپر تھا جو مجنوں ہمدم
اس کا ستیا ناس ہوا ہے

مہنگی دوستی

مفت پیکج کا عیش لیتی ہے
دل بھی کر کے کریش لیتی ہے
دس روپے ایزی لوڈ والی صبا
اب ہزاروں میں کیش لیتی ہے

وائرل شاعر

بال لمبے ، گلے میں مالا ہے
وائرل شاعروں کا سالا ہے
ہفتوں ہفتوں نہیں نہاتا وہ
پھر بھی خوشبو بھرا حوالہ ہے

سائفر

سائفر ڈی کوڈ کر کے سچ بتایا قوم کو
سامراجی سوچ کو کیوں اس طرح ننگا کیا؟
بادشاہ گر نے جو کہنا تھا ، کہا ہے ڈانٹ کر
اورغلاموں میں یہ جھگڑا، راز کیوں افشا کیا؟

مفرور

ہٹا کٹا سوٹڈ بوٹڈ واپس آیا ہے
پر اسرار سی ڈیلنگ سر پر لاد کے لایا ہے
جو جھوٹے اسٹام پہ اک دن باہر بھاگا تھا
لندن سے وہ این آر او ٹو لے کر آیا ہے

ہیرا پھیری

1 2 اور 2 1 اکتوبر یاد رہے
دو ہندسوں کا سرخ کیلنڈر یاد رہے
تھوڑی سی تاریخ میں ہیرا پھیری ہے
طاقت میں ہے کیا منتر یاد رہے

آٹھ اخبارات۔۔۔ایک سرخی (حرف بہ حرف)

سیاست کا دھندا بھی ٹھیکا ہوا ہے
پرنٹ میڈیا میں بھی ایکا ہوا ہے
چمتکار ہے یہ کسی ہینڈلر کا
یہ منظر کہاں ہم نے دیکھا ہوا ہے؟

اشتہاری سرخیاں

ایک جیسی سرخیوں کے جھوٹ کی تشہیر ہے
میڈیا خود آپ اپنے جرم کی تفسیر ہے
جوڑ رکھا ہے اسے حرص و ہوس کی جنگ نے
ورنہ یہ سارا لباسِ حرف لیرولیر ہے

ڈراما

ایک ڈراما اور دکھایا جائے گا
پی ایم ایکسپیکٹڈ کو بنایا جائے گا
"ووٹ کو عزت دو" کا نعرہ ڈوبے گا
مجرم کو مسند پہ بٹھایا جائے گا

طوائف داری

رقصاں ہے انصاف ، طوائف داری ہے
این آر او پر مجرا جاری و ساری ہے
اب تو ہر مفرور ضمانت مانگے گا
در پردہ قاضی پر سکتہ طاری ہے

غالب کی پریس کانفرنس

ظلمت کی واردات میں شامل نہیں ہوں میں
جبراً سیاہ رات میں شامل نہیں ہوں میں
''یارب زمانہ مجھ کو مٹاتا ہے کس لیے''
9 مئی کے واقعات میں شامل نہیں ہوں میں

جلسہ

مجرم اور مفرور کا جلسہ دیکھا ہے
آنکھوں نے بھی خوب تماشا دیکھا ہے
موٹر سائیکل اور بریانی لے کر بھی
جنت کی ٹکٹوں پر جھگڑا دیکھا ہے

صیاد

اپنا حلیہ بگاڑ بیٹھے ہیں
نقش سارے اکھاڑ بیٹھے ہیں
اک پرندے سے دشمنی کے لیے
باغ سارا اجاڑ بیٹھے ہیں

تعلّی

میر جیسا ہوں میر کہتے ہیں
مجھ کو غالب نظیر کہتے ہیں
یہ تسلی ہے یا تعلّی ہے
فیض مجھ کو منیر کہتے ہیں

جدید شاعر

سگریٹ میں زہر گھول کر پیتے ہیں تلخیاں
خوابوں کی ریل کار سے تکتے ہیں پٹڑیاں
سمجھے نہیں ، شکیب نے کیوں جان وار دی؟
ثروت سے نوجوان نہ سارہ سی لڑکیاں

سفید جھوٹ

وہ جھوٹ بول رہا تھا اس اعتماد کے ساتھ
قلم فروش ہیں سب اس کے اتحاد کے ساتھ
ملے گی ووٹ کو عزت شدید سردی میں
مری میں فروری گزرے گا انجماد کے ساتھ

ڈیڑھ قطعہ

سنیپ چیٹ سے لایا ہوں گھیر کر اس کو
کہ وٹس ایپ پہ لایا ہوں پھیر کر اس کو
وہ اپنے حسن کے پیکج پہ بات کرتی ہے
مجھے بھی عشق کا پیکج کرانا پڑتا ہے
اسے تو جاگنا ہوتا ہے دن کے بارہ بجے
مجھے تو مرغ سحر بھی جگانا پڑتا ہے

پروگرام

ہر چیز وڑ رہی ہے ہر کام وڑ رہا ہے
لگتا ہے فروری کا پروگرام وڑ رہا ہے
کیسے یقیں دلائیں ؟ کیا انتخاب ہو گا؟
خوش خبریوں کا سارا پیغام وڑ رہا ہے

لانڈری

''اولاد'' بھی جو ''زیر کفالت'' نہیں رہی
''فوٹو سٹیٹ'' کوئی ''شہادت'' نہیں رہی
سب ''داغ'' ڈھل گئے ہیں ''کثافت'' نہیں رہی
اب ''نیب لانڈری'' کی ضرورت نہیں رہی

بے گھر

لندن تو کیا لہور میں بھی جس کا گھر نہیں
اس کے سپرد کیوں ہے یہ گھر بار آج کا
مفرور کہہ رہی تھی عدالت بھی کل جسے
کیوں ذیلی سرخیوں میں ہے سردار آج کا

پرتھ ٹیسٹ

لیفٹ کر دے نہ مار ، رہنے دے
پرتھ کی پچ ہے یار ، رہنے دے
خود جو بن جائے رن غنیمت ہے
وقت اپنا گزار ، رہنے دے

چنتخابات

فروری کے حسین موسم میں
کچھ خرابات ہونے والے ہیں
انتخابات ہو نہیں سکتے
چنتخابات ہونے والے ہیں

عروض

ایک مصرع گھٹا لیا جائے
ایک مصرع بڑھا لیا جائے
بحر لازم ہے شاعری کے لیے
فعل فعلن بنا لیا جائے

انا پروری

جنگل کا شیر اپنی انا کا غلام ہے
وہ جس کے ہاتھ جبر کا کالا نظام ہے
اس کے دل و دماغ پہ چھایا ہے ایک شخص
ٹی وی پہ جس کا نام بھی لینا حرام ہے

سیاسی اتحاد

جو ہیں صادق امیں ، اکٹھے ہوں
جو نہیں ہیں ، کمیں اکٹھے ہوں
دے دیا ہے یہ وقت نے فتویٰ
جو کہیں کے نہیں ، اکٹھے ہوں

تبدیلی

خاص ہو کر بھی عام لگتے ہیں
دست بستہ غلام لگتے ہیں
بادشاہ گر تو ہیں وہیں کے وہیں
بدلے بدلے عوام لگتے ہیں

بدزبانی

بگڑے ہوئے سماج نے سب کچھ بدل دیا
لہجے بدل گئے ہیں ، تلفظ بدل گیا
تہذیب کھو گئی ہے کہیں اول فول میں
احساس کی زباں کا تحفظ بدل گیا

عریانی

لفظ ننگے ، کلام ننگا ہے
سامراجی غلام ننگا ہے
مفتیانِ جہاں کوئی فتویٰ!
اب تو سارا نظام ننگا ہے

نوشتہءدیوار

آئینے میں عجب عکس دیکھا گیا
ظلم اور جبر کا رقص دیکھا گیا
سب کے ذہنوں پہ چھایا ہوا کون ہے؟
ہر طرف ایک ہی شخص دیکھا گیا

کوکا

بیلٹ پیپر پر کہیں چمٹا ، کہیں توا ملا
''نک دا کوکا'' ڈھونڈنے میں بیٹ بھی گم ہوگیا
ایک نائی نے سبھی کے سر کو گنجا کر دیا
سر منڈانے جو گئے تو ہیٹ بھی گم ہوگیا

سلیکشن

کیسی پکچر کی ریفلیکشن ہے
پھر سے لوٹوں کی ری کلیکشن ہے
کیا تماشا ہے یہ تماشا گر ؟
یہ الیکشن ہے یا سلیکشن ہے

کچھ

میڈیا پر ہے اشتہار کہ کچھ
انتخابات ہونے والے ہیں
صاف لگتا ہے بند گلیوں میں
چنتخابات ہونے والے ہیں

کنفیوژن

انتخابی جہیز میں شامل
کوئی چمٹا ہے ، کوئی بیلن ہے
کس کی تھالی میں جائے گا جس کا
چنتخابی نشان بینگن ہے

آزادامیدوار

انتخابی نشان کوئی نہیں
پارٹی ہے نہ جس کا جھنڈا ہے
ایسے آزاد کو کہیں لوٹا
جس کا منشور ہے نہ نعرہ ہے

قبولیت

کوئی ڈگی میں آنے والا ہے
منتظر ہیں کسی کے پہرے دار
لاٹری کس کے نام نکلے گی
کھلنے والا ہے گیٹ نمبر چار

ریٹیاں

ہر کھلاڑی کو ریڈ کارڈ دیا
پٹنے والوں کی ریٹیاں دیکھیں
روک دیتا ہے گول ہوتے ہوئے
ایمپائر کی سیٹیاں دیکھیں

عقیدت

ٹوٹے پرانے خوف کے بت اس طرح یہاں
ہر دل نے اپنی سوچ کا معبد بنا لیا
پتھر بھی اس کے نام کا آیا جو سامنے
لوگوں نے چوم چوم کے مرشد بنا لیا

رانگ نمبر

کام کیا بے مثال کرتا ہے
ہیرا پھیری کمال کرتا ہے
مفت میں ووٹ مانگنے کے لیے
رانگ نمبر سے کال کرتا ہے

چنتخابی کلیہ

انتخابات کا ہے یہ کلیہ
فارم 5 4 تک عوامی رائے
چنتخابات کا تماشا ہے
فارم 7 4 تک کسی کی رائے

مجھے کیوں نکالا؟

جو پہلے وہ ہارا تو اس نے کہا تھا ’’مجھے کیوں نکالا‘‘
جواب ہار بیٹھا تو کہتا ہے سب سے ’’مجھے کیوں بلایا‘‘
جو بے ساکھیوں پر حکومت ملی تو پس و پیش میں ہے
سنا ہے کہ ’’بھیا‘‘ سے پھر کہہ رہا ہے مجھے کیوں پھنسایا

صفائی

یہ بھی جھوٹا ہے وہ بھی جھوٹا ہے
کتنے جھوٹوں کے داغ دھو ڈالے
تم نے سچ کو خراب کرتے ہوئے
روشنی کے سراغ دھو ڈالے

حکمت عملی

فارم5 4 کی صورت دکھائی اس لیے
چنتخابی کھیل میں رومانس بھی رکھا گیا
فارم 7 4 بھی لازم ہوا ہے دوستو !
دھاندلی کے واسطے اک چانس بھی رکھا گیا

نان ایشو

اک اور نان ایشو پہ تماشا کیا گیا
سب دھاندلی کو چھوڑ کے عورت سے لڑ گئے
حلوہ لکھا ہوا تھا کسی کے لباس پر
دیکھا تو سارے مولوی پیچھے ہی پڑ گئے

بدپرہیزی

کچھ حلال و حرام بھی دیکھو
"کھانڑ" تم کو مگر نہیں آتی
برفی کس منہ سے کھاؤ گے لالہ
"چھانڑ" تم کو مگر نہیں آتی

لندن پلان

لندن پلان کیا ہے ؟ ٹی وی لگا کے دیکھ
جعلی اسمبلی کو پھر مسکرا کے دیکھ
جو مفت مل رہا ہے رمضاں میں کھا کے دیکھ
تصویر والا آٹا کچھ چبا کے دیکھ

وفاداری

وفا داری بہ شرط استواری ہے
ہمیں انگلش زباں اردو سے پیاری ہے
یہی ذہنی غلامی کا فریضہ ہے
یہ انگریزی میں حلفاً تابع داری ہے

دگڑالوپن

واہ رے ٹھرکی ! تیرا فن
ہائے یہ دگڑالو پن
رقص کریں تیرے مٹھروک
چھن چھنا چھن چھن چھن چھن

پرنسپل کا استعفیٰ

راز کھلا ہے آج کسی استعفے سے
بہتی گنگا میں وہ بہتا پھرتا ہے
اباجی اینڈ سنز برانڈ کا نوکر بھی
خود کو اچھی سنین کہتا پھرتا ہے

مروّت

خود اداؤں پہ اپنی غور کرے
حسن دل سے نہ ساز باز کرے
یوں ٹھرک کا گلہ بجا لیکن
کچھ تو مٹھروک بھی لحاظ کرے

فاتح

رہزن تھے نہ وہ ڈاکو تھے، وہ اپنے وقت کے فاتح تھے
بھیک نہیں مانگا کرتے تھے، حملہ کرتے تھے
آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کی چپالاکی سے پہلے تک
ظالم کے ہاتھوں سے سونا چھینا کرتے تھے

خراج

دل کے آنگن میں راج مانگا ہے
سر پہ بیٹی کے تاج مانگا ہے
ہائے ! سسرالیوں نے دولہے سے
عمر بھر کا خراج مانگا ہے

تماشا

پولیس کی وردی میں نیا سین دکھایا
ٹک ٹاک منسٹر نے نئی فلم دکھا دی
تندور پہ روٹی کا تماشا بھی لگا کر
شہرت کے لبادے میں چھپی فلم دکھا دی

تحفہ

شادی کے تحفے میں گملے لایا ہے
آرائیں شوہر نے جشن منایا ہے
بیوی بھی میمن تھی اس نے بدلے میں
چھلی بھونی ، سادہ ساگ پکایا ہے

فارم-47

جنگلی قانون ہے چاروں طرف،سوعشق میں
جو حقیقت ہے نہیں ، وہ ہی دکھائی جائے گی
فارم پینتالیس پر ہم تم رہیں گے ہجر میں
فارم سینتالیس پر شادی رچائی جائے گی

پاکستان کا پہلا خلائی مشن

آئی کیوب قمر پر بیٹھ کے جانا ہے
سب نے چاند کے نیڑے نیڑے جانا ہے
چاند نگر میں جانا ہے آسان مگر
آنکھیں کھل جانے سے پہلے جانا ہے

سستی روٹی

ٹک ٹاکر نے کیسی فلم دکھائی ہے
میک اپ کر کے روٹی خوب سجائی ہے
25 میں بھی 16 روپے کی دکھتی ہے
اک سو پچاس (150) گرام سے 100 پر آئی ہے

ذیلی برانچ

کولا ہوا ہے دل مرا آنکھیں سٹرنگ ہیں
بوتل میں کس خمار کی ذیلی برانچ ہے
مرکز ہے تیرے عشق کا صحرائے قلب میں
آنکھوں میں تیرے پیار کی ذیلی برانچ ہے
دل کی گلی سے شہر کے کالج سٹاپ تک
مجنوں کے کار و بار کی ذیلی برانچ ہے

خسرہ گردی

یہ بہن بھائی کا جھگڑا ہے "خسرہ گردی" نہیں
ہوا ہے کیا نہ کوئی بھی سنے تو بہتر ہے
بخوبی جانتے ہیں اس کو فاعل اور مفعول
"یہ گھر کی بات ہے گھر میں رہے تو بہتر ہے"

سود کا نظام

آئی ایم ایف سے پریم کہانی ختم نہیں ہو گی
عالمی منڈی میں ارزانی ختم نہیں ہو گی
عالمی سرمایہ داروں نے مل کر سوچا ہے
جب تک سود رہا سلطانی ختم نہیں ہو گی

دورہ

آتے آتے سب کی باری آئے گی
بھیس بدلے کوئی باجی آئے گی
ڈاکٹرنی اور استانی کی خیر
وردی پہنے پھر سپاہی آئے گی

ترنم رسید

اے شاعرِ کمال ! ترنم رسید کر
جو دشمنِ غزل ہے ، جہنم رسید کر
شعروں کا وار کر کے وہ ضربِ شدید دے
خونِ جگر میں پھر سے تلاطم رسید کر

ناشتہ

کام تو ویسے حریصانہ کیا
ناشتہ میں نے شریفانہ کیا
پھجے کو سمجھا نہیں اپنا عزیز
اعلی پائے کو عزیزانہ کیا

دونمبری

گوگل نے یہ فلٹر کر کے بتلایا ہے
دو نمبری میں نمبر ون بھی دو نمبر ہے
شبو کا تھیسز ہی نئیں دو نمبر نکلا
جعلی ڈگری میں ''شبن'' بھی دو نمبر ہے

ڈیفالٹ ایموجی

سادہ دلوں نے پیار بھی قربان کر دیا
ڈی پی تھی فیک پھر بھی حقیقت نثار کی
اس نے کوئی بھی شعر لگایا جو وال پر
ڈیفالٹ پر لگی تھی محبت نثار کی

فیک آئی ڈی

آئنہ ء خیال کا نقشہ ہی اور ہے
نخرہ ہے اور حسن کا مسکا ہی اور ہے
اے آئی سے بھی بڑھ کے وہ گھنٹوں لگائے گپ
فیک آئی ڈی سے چیٹ کا چسکا ہی اور ہے

بزدل

فی میل نہ شی میل ہیں کردار کے کھسرے
ناچے ہیں کسی اور ہی بازار کے کھسرے
آواز میں چسکا ہے نہ تالی میں مٹکا
دیکھے ہی نہیں ہیں کسی معیار کے کھسرے
رہتے ہیں پس پردہ مگر دکھتے نہیں ہیں
ہیں پیش نظر جبر کی دیوار کے کھسرے

کھڑاک

فیس بک پر کھڑاک کرتا ہوں
زومبیوں کو ہلاک کرتا ہوں
فکری بیمار کا علاج ہے یہ
ہر چول کو بلاک کرتا ہوں

اوگرا

میڈیا پہ چل رہی تھی یہ بریکنگ نیوز کل
فارم 7 4 پر 5 1 روپے سستا ہوا
اوگرا کے ہاتھ جب سمری لگی پٹرول کی
فارم5 4 پر 1 1 روپے مہنگا ہوا

جدت

نیا مزاج نکالوں گا استعارے سے
غزل جدید کروں گا میں استخارے سے
کروں گا داد کشیدہ حسین تالی سے
میں آدھے شعر سناؤں گا جب اشارے سے

حیرت

رنز کا ایک دن معین ہے
بال کیوں بیٹ پر نہیں آتی
پہلے آتی تھی بلوؤں پہ ہنسی
اب کسی فیٹ پر نہیں آتی

مونوگرام

جھوٹی شہرت جھوٹے کام سے ملتی ہے
پھر بھی دیکھو فرد عام سے ملتی ہے
آٹے کے تھیلے پر جو تصویر چھپی
کے ایف سی کے مونو گرام سے ملتی ہے

آئنۂ عالم

ڈی پی سے جھلکتا ہے ہر شخص کا اسٹائل
کردار دکھاتی ہے لوگوں کی پروفائل
یوٹیوب کہ وٹس ایپ ہو، ٹک ٹاک یا ایف بی ہو
آئنہ ء عالم ہے اس دور کا موبائل

جیسی ٹیم ویسی مرضی

ایسا ویسا جیسا تیسا کھیلیں گے
جیسی ٹیم ملے گی ویسا کھیلیں گے
ہم سے اب امید نہ رکھے کوئی بھی
ٹی 20 کپ میں سب اچھا کھیلیں گے

کرکٹ پالٹکس

کرکٹ رجیم چینج کا آغاز ہو گیا
سائفر اک اور ٹیم کی آواز ہو گیا
کھیلا گیا ہے آخری اوور کچھ اس طرح
بلا عدو کی بال کا ہم راز ہو گیا

فائروال ڈے

فائر وال سے بچ کے رہنا
اپنے دل کا حال نہ کہنا
عشق پہ پابندی ہے
چپکے چپکے ہجراں سہنا

اضافہ

یہ جو تنخواہ میں اضافہ ہے
کون کہتا ہے یہ منافع ہے
ٹیکس کا بوجھ اور مہنگائی
اک خسارے بھرا لفافہ ہے

فائلر شاعر

شعر کہنے پہ ٹیکس دیتا ہوں
اب مری شاعری رجسٹرڈ ہے
جبر میں سانس لوں نہ لوں لیکن
زندگی تو مری رجسٹرڈ ہے

فائلر

میزبان مشاعرہ نے کہا
فائلر چارپائی پر بیٹھیں
لیٹ فائلر سٹیج پر آئیں
نان فائلر چٹائی پر بیٹھیں

داد

فائلر کو سواد کیا دیں گے
نان فائلر بھی داد کیا دیں گے
متشاعر تو بے مرادے ہیں
شاعروں کو مراد کیا دیں گے

کمائی

کھوٹے سکے چلا رہے ہیں لوگ
جانے کیا کیا دکھا رہے ہیں لوگ
اچھے اشعار تو نہیں بکتے
گالیوں سے کما رہے ہیں لوگ

مخبری

متشاعر کمال کرتا ہے
شاعری گول مال کرتا ہے
پان چھپتا نہیں چھپانے سے
مخبری خود گلال کرتا ہے

ڈراما

مشاعروں میں ڈراما بھی کرنا پڑتا ہے
تماشا گر کو تماشا بھی کرنا پڑتا ہے
تماش بین کہاں شعر کو سمجھتے ہیں
چول میں خود کو یگانہ بھی کرنا پڑتا ہے

ملک بنک

ملک بنک سے بوتل پی لے
چل بھئی شیرو ! نپل پی لے
دنیا میں ہے نام کمانا
جو ملتا ہے جل تھل پی لے

دوسری شادی

اس قدر بڑھتی ہوئی فی میل آبادی میں ہے
خانہ آبادی کسی کی خانہ بربادی میں ہے
محکمہ بہبود آبادی کے افسر نے کہا
مسئلے کا حل یہاں بس دوسری شادی میں ہے

یاد ماضی

ولیمہ کھا کے خوش ہو کر جوانی یاد کرتا ہے
وہ بوڑھا ہے مگر اپنی کہانی یاد کرتا ہے
کسی کی خانہ آبادی اسے آباد رکھتی ہے
وہ دولہا دیکھ کر خوابوں کی رانی یاد کرتا ہے

بجلی کا نظام

کنگلا نظام سارا انگلی پہ چل رہا ہے
یوں نیپرا کے ہاتھوں کھجلی پہ چل رہا ہے
لے دے کے ٹیکس سارے بل میں جمع ہوئے ہیں
لگتا ہے ملک سارا بجلی پہ چل رہا ہے

بدقسمتی

وہ بیٹسمین جس کی کانپیں بھی ٹانگتی ہیں
گگلی پہ جیسے تیسے الٹی سوئیپ مارے
ہوتا ہے کیچ اس کا مڈ آن پر ہمیشہ
چھکے کے واسطے وہ جتنا بھی ڈیپ مارے

ذومبی

گالیاں گاتا ہوا "ٹک ٹاکری" دیکھا گیا
وائرل وڈیو میں پھر اک "ذومبی" دیکھا گیا
فالوونگ بتلا رہی ہے قوم کے معیار کی
علم اور تہذیب کا دشمن "فری" دیکھا گیا

ہیرو

فلمی سین بنا جاتا ہے
سارا میک اپ کھا جاتا ہے
ایسا انڈین ہیرو بھی ہے
جس کے بارے کہا جاتا ہے
رنگ بدل دیتا ہے سارا
ہیرو جان کو آ جاتا ہے

منکوحہ محبت

یہ منکوحہ محبت ہے
اسی میں مشرقیت ہے
رکھیں نا کیوں خیال اپنا
یہ دونوں کی ضرورت ہے

دھبڑ گھسنی

فرقہ پرستیوں میں چنی ہوئی ہے منی
سادہ سا اک مسلماں شیعہ رہے کہ سنی
جس کے بیانیے پر کہتا ہے کوئی مفتی
تیتر نہ تو بٹیرا ، تو ہے دھبڑ گھسنی

ترقی

تصویر ترقی کی یوں ہی نہیں آئی ہے
ٹک ٹاک منسٹر نے محنت سے بنائی ہے
کیوں فوٹوگرافر کو ہم داد نہیں دیتے
میک اپ کی چمک اس نے پکسل سے بڑھائی ہے

درجہ حرارت

سولہ ڈگری پہ گرم لہجے نے
ٹمپریچر پچاس کر ڈالا
ڈیڑھ مصرعہ گرہ لگاتے ہی
شعر کا ستیا ناس کر ڈالا

ڈپلومیسی

خاموش رہ کے پیار سے کچھ بھی نہ کہہ سکا
سجنی کے سامنے تھا وہ مجنوں دباؤ میں
مجبور ہو کے اس نے بھی سائفر میں بات کی
اظہار عشق کر دیا مونچھوں کے تاؤ میں

خود کشمتی

کانپیں ”ٹانگنے“ والے کی ”خود کشمتی“ دیکھو
اردو ”رانگنے“ والے کی ”خود کشمتی“ دیکھو
رومن اردو انگریزی لہجے میں رٹتا ہے
”ٹوچپہ“ سانگنے والے کی ”خود کشمتی“ دیکھو

اک فراگو نے نصیبو لعل لہجے میں کہا۔۔۔۔

بجلی دا بل ماہیا
دینڑا ضروری اے
بانہویں کٹ جائے دل ماہیا

کوئی رلدا اے رل جاوے
کوئی پھٹدا اے پھٹ جاوے
اساں بل لینڑا اے
جو کٹدا اے کٹ جاوے

سپر آفر

نثری نظمیں، فلمی گانے ہزلیں لکھ کر دے سکتا ہوں
بجلی بل کے بدلے گیسی غزلیں لکھ کر دے سکتا ہوں
اس آفر سے متشاعر بھی پیکج لے سکتے ہیں
سولر پینل دیں تو جگتیں ، چولیں لکھ کر دے سکتا ہوں

ڈیجیٹل محبت (خمسی)

ابھی آن لائن جو رشتہ ہوا ہے
ڈیجیٹل محبت میں ویزے کے بدلے
کوئی فیس بکیا کسی کا ہوا ہے
سفر خرچ ، حق مہر کل مل ملا کے
کرپٹو کرنسی میں سودا ہوا ہے

قومی ذمہ داری

خون دل سے نکالتے ہیں ہم
ٹیکس دے کر سنبھالتے ہیں ہم
پہلے ملتی تھی سیلری ہم کو
اب حکومت کو پالتے ہیں ہم

بصیرت

پرکھوں دیکھا حال سنائے چلتا ہوں
آٹو میشن ایج دکھائے چلتا ہوں
تھوڑا پانی آنکھ اٹھائے چلتا ہوں
بارش بھیگی دھوپ کے سائے چلتا ہوں

سکین

تھوڑی نظر لگا کے جو بابے گزر گئے
بیمار حسن دیکھنے بچے ٹھہر گئے
ٹک ٹاک پر لگائی تھی فلٹر شدہ کلک
فوٹو سکین کرتے ہی پردے اتر گئے

مشتری

ریکارڈ کر نہ کال مرے یار مشتری
مت سن دلوں کا حال مرے یار مشتری
گپ شپ میں پک رہا ہے یہ حلوہ ہے عشق کا
مرچیں نہ اس میں ڈال مرے یار مشتری
حلوہ بنا کے مال بناؤں گا شہر میں
دوں گا تجھے بھی مال مرے یار مشتری

فیسک بک پالیسی

گڈ مارننگ میں پھول اور دل اپنا سینڈ کر
فیک آئی ڈی سمجھ کے محبت ٹرینڈ کر
دل سے ملے مزاج تو گپ شپ لگا کے دیکھ
پیسے طلب کرے تو اسے ان فرینڈ کر

فتنہ

مشہور ترے نام سے مصرع بھی ہے فتنہ
اقبال ترے شہر کا شکوہ بھی ہے فتنہ
ماں جی کے چرائے ہوئے مینڈیٹ پہ قابض
اقبال ترے شہر کا خواجہ بھی ہے فتنہ

مخصوص نشستیں

جو نشستیں بٹ گئیں مال غنیمت کی طرح
فارم 7 4 والوں کے لیے منحوس ہیں
آئینی بحران پر ہے عدلیہ کا فیصلہ
فارم 5 4 والوں کے لیے مخصوص ہیں

آج کل

نان ایشو پر اک ڈراما چل رہا ہے آج کل
ایسا لگتا ہے کہ سب کچھ جل رہا ہے آج کل
ہر حقیقی مسئلے پر خاک ڈالی جائے گی
کیمرے کی آنکھ میں کیا پل رہا ہے آج کل

مخبر

مفت میں کانوں کا دشمن بولتا ہے
فون پر کیوں تھرڈ پرسن بولتا ہے
ہے سرا سر یہ محبت کے خلاف
بیچ میں تھالی کا بینگن بولتا ہے
مخبری کے واسطے مامور ڈھکن
کہہ رہا ہے خالی برتن بولتا ہے

آرام پرست

خانہ بدوش لوگ نہ ہجرت پسند ہیں
ہم آدمی ہیں ، آدمی جدت پسند ہیں
آتی نہیں ہے راس ہمیں ایک سی فضا
ہم لوگ زندگی میں سہولت پسند ہیں

آئینہ

جو وار بھی کیا ہے وہ الٹا ہی پڑ گیا
بد نیتی کا زہر نگلنا پڑا انھیں
ہر بار وقت آئنہ ان کو دکھا گیا
شکلیں بدل بدل کے بدلنا پڑا انھیں

بندر

بندر اچھل اچھل کے دکھاتا رہا ہمیں
اخلاقیات کیا ہیں ؟ سکھاتا رہا ہمیں
پیغام دے رہا تھا کوئی ترجمان سے
جنگل کا شیر چھپ کے ڈراتا رہا ہمیں

آخری کارڈ

ہر چیز اقتدار کی لالچ میں لگ گئی
کچھ بھی نہیں بچا ہے حکومت کے داؤ میں
لے دے کے رہ گیا ہے فقط ایک آئی ڈی کارڈ
سب کارڈ لگ چکے ہیں سیاست کے داؤ میں

جوکر

پہلے جو سب نان اشو خود چھڑتے تھے
اب وہ سوچ سمجھ کر چھیڑے جاتے ہیں
اصل مسائل رہ جاتے ہیں پردے میں
پردے پر بس جوکر سامنے آتے ہیں

اختلاج

بے وقت اعتماد کا عقدہ یہی کھلا
ہر مرد ہے خلیل نہ عورت عروج ہے
طاغوت ہو کہ صنف مخنث کا احتجاج
سب کچھ ہمارے دور کا ذہنی خروج ہے

استادشاعر

متشاعر بنائے پھرتے ہیں
ہر طرف بھونترائے پھرتے ہیں
ویسے استاد ہیں عروضی مگر
عشق میں گڑبڑائے پھرتے ہیں

وارننگ

بلیک لسٹ کروں گا بلاک کر دوں گا
مری کتاب نہ لی تو ہلاک کر دوں گا
مری ضخیم کہانی کی پانچویں بک ہے
کسی کو مفت نہ دوں گا سٹاک کر دوں گا

فتویٰ

بجلی کے بل سے قوم کا جینا حرام ہے
کہتا ہے کون ؟ زہر بھی پینا حرام ہے
جتنے سفید پوش تھے ننگے کیے گئے
پھٹتے ہوئے لباس کو سینا حرام ہے
فتوی فقیہہ شہر پہ لازم ہوا کہ اب
ظلمت کے جام،ساغرومینا حرام ہے

اولمپکس2024

سات ایتھلیٹ کھیلنے گئے ہیں
اور ستائیس نکیلنے گئے ہیں
جو اولمپک میں چل نہ پائیں گے
ان کو نگراں دھکیلنے گئے ہیں

شمسی توانائی

دو چار پلیٹیں سولر کی
وہ جہیز میں تحفہ لائی ہے
جس گھر میں شمسہ رہتی ہے
اس گھر میں بجلی آئی ہے

موڈ

ٹھک ٹھک کر مٹک کے افسر جاتے ہیں
پیچھے پیچھے نوکر چاکر جاتے ہیں
چھٹی کا میں جوں ہی موڈ بناتا ہوں
مجھ سے پہلے بادل دفتر جاتے ہیں

ڈیجیٹل شاعری

شاعری تخلیق کر رہا ہے کیا؟
چیٹ جی پی ٹی کا منہ دھوتا ہے کیا؟
جو کہے گا تو وہی ہو جائے گا
"آگے آگے دیکھنا ، ہوتا ہے کیا؟"

سیٹنگ

یا الٰہی ! یہ ماجرا کیا ہے؟
آخر اس پوسٹ کا صلہ کیا ہے؟
میرے دل کی سیٹنگ نہیں ہوتی
ہو بھی جائے تو پھر برا کیا ہے؟

ہنی ٹریپ

ہنی ٹریپ میں آیا ہوا خلیل قمر
زبان خلق سے ہوتا ہوا ذلیل قمر
گناہ گار ہوا ہے سزا بھی بھگتے گا
خود اپنے ہاتھ سے برباد خود کفیل قمر

ٹرانس جینڈر مقابلہ

فی میل کھلاڑی کو شی میل سے لڑوایا
اولمپک والوں نے کیا کھیل ہے دکھلایا
سچ ہے کہ یہ مرد وزن اصناف مخالف ہیں
کیا ظلم ہے عورت کو نامرد سے ہروایا

میک اپ

راوی کا کنارہ ہے ، موجوں کی روانی ہے
لاہور کی سڑکوں پر برسات کا پانی ہے
میک اپ سے سجایا ہے بارش میں دھلا چہرہ
ٹک ٹاک منسٹر نے وڈیو بنوائی ہے

محبت

یوں ڈھول سپاہی کی خاطر اک جرم ہمیشہ کرتی ہے
وہ اس کو پکڑنے آتا ہے، یہ اس کو دیکھا کرتی ہے
یہ جرم نہیں، یہ چاہت ہے، یہ پاگل دل کا قصہ ہے
اک چور حسینہ ماہی سے ملنے کا بہانہ کرتی ہے

ایڈجسٹ منٹ

ٹیسٹ کا اولڈر کھلاڑی اب
ایک ایڈہاک اوپنر ہو گا
ٹی ٹوئنٹی میں تیز کھیلے گا
جو مدثر نذر نڈر ہو گا

کرش

بال سفید دے ، کرتا پہنا ، چشمہ لگایا آنکھوں پر
ہاتھوں میں پستول لیا اور سیدھا تانا آنکھوں پر
سادہ حسن متاثر کرتا ہے ست رنگی لوگوں کو
جینز پرانی پہنی اس نے فوکس رکھا آنکھوں پر

گورکھ دھندہ

بنک سے قرضہ لے کے پلانٹ لگائے ہیں
آئی پی پیز نے کیا کیا رنگ دکھائے ہیں
بجلی تو اک یونٹ بھی نہ بنائی مگر
کیپسٹی میں اربوں ڈالر کھائے ہیں

ٹریجڈی

عطا اللہ کے گانے سن کے روتا ہے
محبت کے فسانے سن کے روتا ہے
کنوارہ تھا ، کنوارہ ہی رہے گا وہ
سبھی قصے پرانے سن کے روتا ہے

فرمائش

اسے معلوم ہی کب تھا جگر کا خون مانگے گی
محبت کی نشانی میں وہ آئی فون مانگے گی
ستارے توڑ کر لانے کا وعدہ کرنے والے سے
حسینہ دل نہیں بلکہ کوئی نیپچون مانگے گی

شادی

لوہا پاڑ حکیم نے شادی کر لی ہے
شادی کیا خانہ بربادی کر لی ہے
گاڑی ، بنگلہ ، زیور دے کر تحفے میں
ساری دولت آدھی آدھی کر لی ہے

نسخہ

کلام میر سمجھے اور زبان میرزا سمجھے
نہیں لیکن کسی بھی ڈاکٹر کی کیمیا سمجھے
یہ نسخہ میڈیکل اسٹور والا ہی سمجھتا ہے
جو لکھا ڈاکٹر نے کیا مریض لا دوا سمجھے

آم

چونسے کے ساتھ دل لگی انجوائے کیجیے
انور رٹول پارٹی انجوائے کیجیے
آموں سے دوستی ہے پرانی نبھائیے
لنگڑے کے ساتھ سندھڑی انجوائے کیجیے
آموں کے آم گٹھلیوں کے دام ہی سہی
دوسہریا و فجری بھی انجوائے کیجیے
کاٹیں کہ چوس چوس کر کچپلا بنائیں آم
اہلِ قلم ہیں قلمی بھی انجوائے کیجیے

کھینچا تانی

ہر ڈرائیور کو ہے طلب اس کی
منتوں ترلوں نے روک رکھا ہے
ایک معصوم سی سواری کو
پانچ رکشوں نے روک رکھا ہے

پروگرام

تو جب ہٹاؤ پروگرام ہے
یے ویلا ٹپاؤ پروگرام ہے
منایا گیا گولڈ میڈل پہ جشن
عجب بھنگڑا پاؤ پروگرام ہے

اسلوب

کیا سناؤں غزل سر محفل
لوگ غم بھی فکاہیہ سمجھیں
جانتے ہی نہیں مرا لہجہ
طنزیہ بھی مزاحیہ سمجھیں

یوم آزادی

پاں پاں کا شور ہے دل و جاں کو لگا ہوا
کیسے بجائیں قوم کا باجا بجا ہوا
آزاد روح قید میں رکھی ہوئی ملے
14 اگست ہے کہیں خوں سے لکھا ہوا

تحفہ

یہ بانوے ستانوے نمبر کی کار ہے
تحفہ دیا ہے اس نے جو بے روزگار ہے
نیزہ نہیں تھا شاخ تھی شہتوت کی میاں
پودا لگانے والے کی ہر سو پکار ہے

دل لگی

مانگے نہ ایزی لوڈ نہ فرمائشیں کرے
گھنٹوں لگائے گپ جو پیکج بغیر بھی
ہر شخص کو تلاش ہے ایسی فرینڈ کی
جو دل کی بات جان لے میسج بغیر بھی

ڈنکا

سویا تھا وہ سکون سے اک دم جگا دیا
باجی نے اس کے کان میں باجا بجا دیا
بابو کو عشق ہو گیا ڈنکے کی چوٹ پر
بی بی نے اس کے عشق کا ڈنکا بجا دیا

انٹرنیٹ

یہ جو نیٹ کی لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے
وی پی این کی ڈی گریڈنگ ہو رہی ہے
آن لائن سارا بزنس رک گیا ہے
آف لائن کیا ٹریڈنگ ہو رہی ہے
آڈیو وڈیو کھلے گی جانے کب تک
دھیرے دھیرے ٹیکسٹ چیٹنگ ہو رہی ہے
فائدہ کچھ بھی نہیں ہے کمپنی کو
مفت میں انسلٹ ایڈنگ ہو رہی ہے

بانگ چول

جس نے ادب پڑھا ہے بس وہ ہی جانتا ہے
اقبال نے لکھا تھا شکوہ ، جواب شکوہ
کچھ جاہلوں نے ایسی "بانگ چول" گھڑی ہے
کہتے ہیں لوگ جس کو فتنہ ، جواب فتنہ

مس یوز

آن آف ہونے میں فیوز ہی نہ ہو جائے
پیار کا کنکشن بھی لوز ہی نہ ہو جائے
فائر وال ڈیٹا کو ہیک کر رہا ہے کیوں ؟
دو دلوں کا پیکج مس یوز ہی نہ ہو جائے

عجوبہ

فارم 5 پر 4 ہارا ہوا جو وزیر ہے
آج کل قانون اور انصاف کا وہ مشیر ہے
ہنسنا پڑتا ہے ہمیں اس عدل اور آئین پر
ورنہ رونے کے لیے پوشاک لیر ولیر ہے

مقبولیت

یاد کرتے ہیں اسے اپنے پرائے مل کر
جھوٹ اور سچ بھی دوانے کی خبر بنتا ہے
کیا پہنتا ہے؟ وہ کیا پیتا ہے؟ کیا کھاتا ہے؟
وہ حقیقت میں فسانے کی خبر بنتا ہے
اتنا مقبول کیا اس کو خدا سازوں نے
اس کا اک پل بھی زمانے کی خبر بنتا ہے

خواہ مخواہ

کھینچ کے میرا ساہ ملے گی
اک دن خواہ مخواہ ملے
پیار میں دھوکا ملا ہے مجھ کو
سوچا تھا تنخواہ ملے گے

کھڑاک

جلسے جلسے کا شور ہے برپا
شہر سارا بلاک کر ڈالا
پھر کسی کے پرینک نے یارو
ملک بھر میں کھڑاک کر ڈالا

ذہنی مریض

گاڑی چلائی اس طرح شاہراہ عام پر
سب کو کچل کے رکھ دیا ذہنی مریض نے
قانون اور ضابطے منہ لے کے رہ گئے
کیا کیا بدل کے رکھ دیا ذہنی مریض نے

نکڑے

ہمیں ڈھول بجانا ہے
چاہے ٹکڑے ہو جائے
بیگم کو دیکھتے ہی
دل نکڑے ہو جائے

سنگین مسئلہ

سنگین مسئلہ ہے ذرا غور کیجیے
یوں تو وطن میں عورتیں بارہ کروڑ ہیں
فیک آئی ڈی کے روپ میں زائد ہیں چھ کروڑ
دیکھیں جو فیس بک تو اٹھارہ کروڑ ہیں

خط

الٹا سیدھا کا، کے، کی، میرا خط سمجھتے ہیں
میں صحیح سمجھتا ہوں، وہ غلط سمجھتے ہیں
آنسوؤں سے دھوتے ہیں میرے عشق نامے کو
میرے دل کی دلی کو پانی پت سمجھتے ہیں

کنگلا شوہر

بیوی بولی غریب شوہر سے
اتنے کنگلے ہو ، کیوں بتایا نئیں
ہنس کے بولا "مرا نہیں کچھ بھی"
"بعد تیرے " تجھے کہا تھا نئیں؟

آئی فون

کال ملاتے بارش میں اک بھائی نے سمجھایا
دیکھ کے چلنا رستے میں او! بھائی فون نہ ٹوٹے
سوچ رہا تھا کیچڑ میں جب پاؤں اس کا پھسلا
ہڈی ٹوٹے ، پسلی ٹوٹے ، آئی فون نہ ٹوٹے

بدو بدی

تصویر میں جو سرخ ہے چاہت فتح علی
دلہن کا رنگ روپ ہے یعنی بد و بدی
بدنام ہو کے مل گئی شہرت تو کیا ہوا
ملتی ہے خوش نصیب کو دنیا میں وکٹری

پیناڈول

روکھی سوکھی بھی انمول سمجھتا ہے
آڑھی ترچھی روٹی گول سمجھتا ہے
گرل فرینڈ کو باربی ڈول جو کہتا تھا
بیگم کو اب پینا ڈول سمجھتا ہے

امیر شاعر

شعر کی فیکٹری کا مالک ہے
لیز پر شاعری کا مالک ہے
ایک شاعر امیر ہے اتنا
متشاعر گری کا مالک ہے

لوٹ سیل

منزل بنی ہے تیری سیکنڈ فلور پر
حیرت ہوئی ہے مجھ کو انوکھے سکور پر
ڈسکاؤنٹ پر خریدیے چوری کا مال بھی
کہتے ہیں لوٹ سیل ہے شاپنگ سٹور پر

شاعرہ بیگم

خود بھی مشق کرتی ہے ، اس کو بھی سکھاتی ہے
چھوٹے موٹے کاموں سے زندگی سکھاتی ہے
قافیہ ہو چائے کا یا ردیف ہانڈی کی
شاعرہ بھی شوہر کو شاعری سکھاتی ہے

پابندی

نظام عشق چلنے ہی نہیں دیتا کوئی ظالم !
کہیں پر لڑکیاں اوکھی کہیں لڑکوں پہ پابندی
ترے آزاد" طلبا " کا نہ یہ کالج نہ وہ کالج
یہاں" کچھوں"پہ پابندی وہاں"جینوں"پہ پابندی

مہنگا عشق

عشق کا ہے اصول دل مانگے
لنچ ، ڈنر ، چائے اور چپل مانگے
آج کل ایزی لوڈ والی صبا
بجلی اور گیس کا بھی بل مانگے

انگور

ہوا تحقیق سے ثابت کہ بالکل ہٹے کٹے تھے
وہ جن پہ لومڑی جھپٹی کہاں انگور کھٹے تھے؟
حقیقت میں اسے انگور اچھے ہی نہ لگتے تھے
وگرنہ اس کے ہاتھوں میں میاں والی کے وٹے تھے

فرینڈلسٹ

فرینڈ لسٹ میں شامل کیا ہوا مجھے
کسی نے پیار کے قابل کیا ہوا ہے مجھے
وہ فیس بک پہ حسیں سیلفیاں لگاتی ہے
بیوٹی کیم سے گھائل کیا ہوا ہے مجھے

رسائی

یاہو سے ہم گوگل پن تک پہنچے ہیں
عشق میں کیسے پاگل پن تک پہنچے ہیں
میسنجر سے نکلے تو وٹس ایپ کیا
چلتے چلتے جان من تک پہنچے ہیں

رعب

یوں ٹریکٹر سجا کے چلتے ہیں
کھیت سارا اٹھا کے چلتے ہیں
یہ سڑک ہے ہمارے ابا کی
ہر کسی کو دکھا کے چلتے ہیں

ایٹی کیٹس

افسوس ! میڈیا پہ کسی بد زباں کی ٹاک
وہ جس کے ناظرین کئی گریجوایٹس ہیں
بیرسٹری کے بعد بھی اس کو خبر نہیں
کتے کے بھونکنے کے بھی کچھ ایٹی کیٹس ہیں

فرض

شاعر کا فرض تھا ، سو نبھایا ہے دوستو
شعروں سے بھی ثواب کمایا ہے دوستو
مظلوم اور غریب کا دکھ جانتا ہوں میں
شادی شدہ کو میں نے ہنسایا ہے دوستو

ڈیوٹی

لنچ کرنے کے بعد ہوٹل میں
اپنی بیگم کی شان کھوئی ہے
گھر کی ڈیوٹی نبھائی شوہر نے
عادتاً ہر پلیٹ دھوئی ہے

ٹیگنگ

فیس بک کی وال ہو یا شہر کی دیوار ہو
ٹیگنے اور تھوپنے میں فرق تو کوئی نہیں
بے دھڑک یہ کام ہوتا ہے ہمارے ملک میں
پوسٹر اور اوپلے میں فرق تو کوئی نہیں

پنگا

تھوڑی سی زندگی ہے نہ ٹینشن لیا کرو
جو کچھ بھی ہو جہان میں ہنس کر جیا کرو
بابا جی کہہ رہے ہیں نہ پنگا لیا کرو
ٹینشن جو دے تمھیں اسے ٹینشن دیا کرو

عقل

رکھی رہی دکان پہ بکنے کے واسطے
پوچھا نہ مول عقل کا لوگوں نے شہر میں
جتنی بچی کھچی تھی بٹی لڑکیوں میں مفت
قیمت لگائی اس طرح لڑکوں نے شہر میں

پرینک

سچ مچ بخار بھگتا جو بخار کے بہانے
چھٹی کروں گا اب میں دلدار کے بہانے
جتنا پرینک کر لوں ہو جاتا ہے حقیقت
پا لوں گا پیار میں بھی دو چار کے بہانے

یوم دفاع

کوئی نہ کوئی سانحہ ہوتا ہے رات دن
کیوں قومی حادثات میں یوم دفاع نہیں
حرکت نہ کی کسی نے نہ روکا فساد کو
نو مئی کے واقعات میں یوم دفاع نہیں

کم عمری

پچاس کا ہے مگر تیس کا وہ دکھتا ہے
بیوٹی کیم سے پچیس کا وہ دکھتا ہے
کبھی کبھی اسے جب آئنہ دکھائی دے
ذرا سا اور بھی کم بیس کا وہ دکھتا ہے

کارروائی

چور کرتے ہیں اپنے کاموں سے
جو کرونا کے جرم کرتے نئیں
بھاگ جاتے ہیں وقت سے پہلے
پوری کوئی بھی ٹرم کرتے نئیں

معذرت

سوری ! جانم ! میسج کرنا بھول گیا
تیری خاطر پیکج کرنا بھول گیا
جاگ رہا تھا ابا میرے کمرے میں
وڈیو چیٹنگ میسج کرنا بھول گیا

نیلامی

تعلیم عام کرنے کا وعدہ کیا مگر
سارا نظام علم ہی نیلام کر دیا
نجکاریوں کے نام پہ سیونگ کے شوق میں
دشمن نہ کر سکا جو وہی کام کر دیا

کیا ہوتا؟

اگر پٹرول پر چلتے ہمارے فون ، کیا ہوتا؟
ہمیں پیکج کراتے لینا پڑتا لون ، کیا ہوتا؟
فراگو چارجر نے لاج رکھی ہے غریبوں کی
نہ ہوتی بیٹری اور بیٹری کی ٹون ، کیا ہوتا؟
کوئی جان غزل ہوتی نہ جان نثری نظم ہوتی
نہ ہوتا فیس بک پر کوئی شاعر جون، کیا ہوتا؟

بچت سکیم

بیگم کی سیلری سے ذرا بچ بچا کے رہ
رہنا ہے اپنے گھر میں تو خرچہ اٹھا کے رہ
معلوم ہو کسی کو نہ تنخواہ کا مسئلہ
باہم تعلقات کو ایسا بنا کے رہ

دادیہ

لکھ نہیں سکتا لیکن "لائیکی" دیتا ہے
ٹھرکی پن میں ہارٹ ایموجی دیتا ہے
ایڈ کیا ان پڑھ کو چند حسینوں نے
ڈی پی دیکھ کے داد تو اچھی دیتا ہے

گم شدہ

ایک شاعر جو اچانک گم ہوا
فیس بک کے جال میں جکڑا گیا
دوستوں کی بزم سے بھاگا ہوا
لڑکیوں کی پوسٹ پر پکڑا گیا

ٹریجڈی

دل میں طوفاں سمائے بیٹھی تھی
میں نے پوچھا تو راز کھول دیا
ناز نخرے دکھائے پہلے پھر
اس نے غصے سے بھائی بول دیا

چشمک

تلخیاں بھی ہوتی ہیں، نفرتیں بھی ہوتی ہیں
شاعرانہ چشمک میں غیبتیں بھی ہوتی ہیں
شاعری کی دنیا میں یہ حد بھی اف! توبہ!
ایک ایک مصرعے پر حجتیں بھی ہوتی ہیں

یک طرفہ محبت

اجڑے ہوئے شوہر نے عدالت میں صدا دی
یک طرفہ محبت کا نہ انجام ہو شادی
ہر بار خلع باز پہ گھر بار لٹایا
کس پیر نے محبوب سے ملنے کی دعا دی

مشکل

سانس لینا بھی اب تو مشکل ہے
کس کے نرغے میں پھنس گئے ہیں ہم
دال کھانا بھی ہو گیا مشکل
کیسے چرغے میں پھنس گئے ہیں ہم

صبر کا پھل

اس کی بیگم نے فون پر یہ کہا
صبر کا پھل فروٹ چاٹ میں ہے
جلدی سسرال میں چلے آؤ !
کیسے جاتا کہ وہ چراٹ میں ہے

انڈا

تھک جاتی ہے جب میری چھترول سے وہ
مانیٹر کے ہاتھ میں ڈنڈا دیتی ہے
مرغی کہنا پڑتا ہے استانی کو
ہر پیپر میں مجھ کو انڈا دیتی ہے

درست عمل

دنیا یہ کہہ رہی ہے عیاں ہونا چاہیے
بقراط کہہ رہے ہیں نہاں ہونا چاہیے
بکھرے ہیں کیوں خیال گریزاں ادھر ادھر
جو کچھ یہاں صحیح ہے وہاں ہونا چاہیے

مشکل

گھور اندھیرا نور بنانا مشکل ہے
میک اپ سے پھر حور بنانا مشکل ہے
حسن چلا جائے تو واپس ملتا نئیں
کشمش کو انگور بنانا مشکل ہے

تازہ غزل

مختلف نام رکھنے والی آئی ڈیز کو
ایک شاعر کا تھا حسین پیام
سب کے ان باکس میں یہ میسج تھا
ایک تازہ غزل تمھارے نام

کاپی

لوکل ٹیکنالوجی میں اتنے ایڈوانس ہیں ہم
لوگ ہمارے لوڈر کو بھی کاپی کرتے ہیں
بحری جہاز ٹرالی پر لے کر چل پڑتے ہیں
ٹرک تو کیا وہ ٹریکٹر کو بھی کاپی کرتے ہیں

شو

ٹک ٹاک پر چلے گا نئی شاعری کا شو
ولگیرٹی دکھائے گی آوارگی کا شو
متشاعرات خوب تماشا دکھائیں گی
پھڑکے گا انگ انگ سے استاد جی کا شو

نسخہ

کلام میر سمجھے اور زبان میرزا سمجھے
نہیں لیکن کسی بھی ڈاکٹر کی کیمیا سمجھے
یہ نسخہ میڈیکل اسٹور والا ہی سمجھتا ہے
جو لکھا ڈاکٹر نے کیا مریض لادوا سمجھے

مزاحیہ شاعر

فیس بکیوں میں بہت ہوں گے پھنسانے والے
بات بے بات رلائیں گے رلانے والے
ہم سا کوئی نہیں دنیا میں نہ ہو گا ہمدم
ہم سے ملتے ہیں کہاں دوست ہنسانے والے

مفردات

آن لائن

فیس بک پر لاگ ان "لنگوگ" کہلانے لگے
اس قدر ٹیگے گئے "ٹنگوگ" کہلانے لگے

بیوٹی کیم

شاعر نے حسنِ عام سنوارا، غزل کیا
پھر یوں ہوا کہ "بیوٹی کیم" ایجاد ہو گیا

پنجابی شعر

سیٹھ نے کیہ کیہ لکھ دتا اے، وچلی گل نہ پھرول، بوٹے بول
ہنڑ اے تیری واری اگلا پچھلا ورقہ کھول، بوٹے بول

قربانی کے بکرے

شہر سے گاؤں اور گاؤں سے شہر میں لائے جاتے ہیں
قربانی کے بکرے ایزی لوڈ کرائے جاتے ہیں

آدھا مسلماں

لوگ بیماری سے پلٹے پھر صفائی کی طرف
اس وبائی قہر نے آدھا مسلماں کر دیا

مرشد

مرشد ! پلیز ! آپ ہی تعویذ دیجیے!
ورنہ مرید خاص کا خانہ خراب ہے

چھوٹا جون

کس نے سگریٹ کی ممنوع
پی لو ! چرسی لگتے ہو

۹ مئی ۲۰۲۳

پہنے ہوئے سروں پہ سیاہ خول آ گئے
لگتا ہے میرے شہر میں منگول آ گئے

حکایت

شیطاں کی حکایت پڑھنے پر یہ فتویٰ بھی لگ سکتا ہے
جو لکھتا ہے وہ پاگل ہے، جو پڑھتا ہے وہ جاہل ہے

محب وطن

مرے وطن کے محب وطن سجیلے لوگ
لگا کے نعرہ ء حق ، ریلیاں نکالتے ہیں

اشتہاری بچت

اچھا ہوا بچت کی مہم چل پڑی مگر
اربوں کے اشتہار بھی قومی بجٹ میں ہیں

غلط فہمی

میں نے جس کے زونگ نمبر پر فری میں کال کی
اس کی دو نمبری نے میرا سارا پیکج کھا لیا

استاد

حسن کمال فن میں جو استاد ہو گئے
پٹیاں پڑھانے والے بھی پٹیاد ہو گئے

ڈیٹا

چند تصویر بتاں چند حسینوں کے کلپ
پکڑے جانے پہ مرے سیل سے یہ ڈیٹا نکلا

فتویٰ

اس دور کے قاضی کا یہ فتوی ہے سنو جی!
یہ کورٹ ہے قانون کی، جسٹس کی نہیں ہے

عدل

عدل سے چارہ گری کون کرے گا آ کر
منصفا ! دیکھ وکیل اور مسیحا اپنے

انقلاب

ابھی تم بنگلہ دیشی ہو سنبھالو اپنے جوبن کو
یہ کنگلہ دیش ہوتے ہی حسینہ بھاگ جائے گی

مزاحیہ کھیل

(ہائیکو)

کرکٹ کیسا کھیل ہے جس میں
زیرو پر آؤٹ ہونے والا
بلا لے کر بھاگ رہا ہے

لڑکند

الجھ کر گرنے والے ہیں انھیں لڑکند لے ڈوبا
سیاست میں لٹیروں کو کسی کا گند لے ڈوبا

زرمبادلہ

اب تو کرنسی اوپر جائے کوئی ایسا چکر ہو
ایک طرف ہو سو روپیہ، دوسری جانب ڈالر ہو

میاں والی

ملانا چاہتا ہے دل کی موٹر وے مگر ہمدم
میاں والی کسی پنڈی کے شاعر سے نہیں ملتی

ڈیجیٹل ناراض

ڈیجیٹل ناراض ایسے ان فرینڈ ہوتے گئے
ہوتے ہوتے لوگ کتنے ان فرینڈ ہوتے گئے

آزادی

ترقی ایک سے دس نمبروں تک چائنا کی ہے
اسی دس نمبری میں حاصل آزادی کو تو کر لے

جوانی

اب ہیں مکھی مونچھیں ، الجھی داڑھی اور آوارہ بال
شاعر ہونے سے پہلے ہم کتنے چھیل چھبیلے تھے

نئی جنگ

وہ دن اور تھے جب کہتے تھے ہم مردانہ وار لڑیں گے
دشمن بدلا اب کہتے ہیں ہم کھسرانہ وار لڑیں گے

زہر

کھسرا ونگ سے بچ کر جینا مشکل ہے
مردوں کا اب زہر بھی پینا مشکل ہے

کچے کے ڈاکو

بیٹھے ہیں فیس بک پہ حسینوں کے روپ میں
کچے کے ڈاکوؤں سے محبت نہ کیجیے

لیٹ فائلر

لیٹ فائلر نے ایک چوکیدار سے پوچھا
نان فائلر کے گھر کیوں ہے فائلر بکرا

صدرِ مشاعرہ

عینک لگا کے دل سے پڑھا نام و مرتبہ
صدر مشاعرہ تری شہرت کو صد سلام

مفت خور

دال خورا بھی عید قرباں پر
مفت میں گوشت خور لگتا ہے

نان فائلر

ٹیکس آفیسر سے مل کر ایزی لوڈر ہو گیا
جس نے بھی پیکج کرایا نان فائلر ہو گیا

گوگل

سرچ خضر جہاں مکمل شد
ایں سعادت بدست گوگل شد

۞۞۞

سیلفیاں روز بناتے ہو غضب کرتے ہو
اور پھر سب کو دکھاتے ہو غضب کرتے ہو